THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, January 11, 2010
(57th Session)
Volume I No.01
(Nos.1—10)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran……………………….…………. 1
2. Panel of Presiding Officers…………………………………..…2
3. Fateha……………………………………………………….….. 2
4. Leave of Absence……………………………………………..…. 3
5. Points of order:
   - High Rising Inflation…………………………………….. 4
   - Security failure with reference to 10th Moharram
   Blast in Karachi and post blast scenario……………………… 5-12
6. Legislative Business….. ……………………………………..… 13-19
7. Bill Passed: [The Members of Parliament
   (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill,2009)……………. 20
8. Discussion on the incidence of 10th Moharram
   that took place in Karachi…………………………………………21-53

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume 1 No.01 **SP. I(01)/2010** 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, January 11, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty eight minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ
اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ ۔ جَهَنَّمَ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۗ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ
۔ قُلْ لِّعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ
لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۔

ترجمہ:۔ اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر تا ہے اور اللہ جوچاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے بہکانے کے لیے شریک بنا رکھے ہیں کہہ دو نفع اٹھا لو پھر تمہیں آگ کی طرف لوٹنا ہے۔ میرے بندوں کو کہہ دو جو ایمان لائے ہیں نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی۔

(سورۃ ابراھیم آیت 31 تا 27)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم In pursuance of Sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 57th Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Dr. Khatu Mal Jeewan
2. Senator Haroon Khan
3. Senator Engr. Muhammad Hamayun Khan Mandokhel

Fateha

بخاری صاحب! فاتحہ کرالیں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ سینیٹر اختر نواب خان has been expired ان کے لیے، اس کے علاوہ کراچی incident میں جو لوگ شہید ہوئے، لکی مروت اور لاہور میں جو victims شہید ہوئے ہیں ان کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب چیئرمین: اس کے علاوہ میرا خیال ہے جسٹس رمدے صاحب کی زوجہ کا انتقال ہوا ہے۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: رفیق احمد خان دہشت گردی کے واقعے میں قتل ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی دعا کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی ضرور۔ جی جمالی صاحب۔

سینیٹر جان محمد خان جمالی: ایک تو لکی مروت میں بہت بڑا سانحہ ہوا ہے، اس bomb blast میں ایک سو پچیس لوگ شہید ہوئے، ہمارے سینیٹر اکبر خان مگسی کی والدہ اور خالد سومرو صاحب کی والدہ بھی انتقال فرما گئی ہیں، سینیٹر اختر نواز صاحب قتل ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ کرنی ہے۔ اسی طرح کراچی میں محرم کے علاوہ جو ongoing ہے، کئی کہتے ہیں کہ 53 لوگ، کئی کہتے ہیں 43 لوگ مارے گئے ہیں، یہ جتنے بھی معصوم لوگ ناحق مارے گئے ہیں ان کے لیے فاتحہ کی جائے۔ اس ملک میں حالت یہ ہے کہ ہم روزانہ فاتحہ ہی پڑھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے فاتحہ ہو جائے، عفور حیدری صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی چٹھہ صاحب بالکل صحیح ہے، ان کے لیے بھی فاتحہ کی جائے۔

(فاتحہ کی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: پہلے leave applications لے لیتے ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب 56th اجلاس کے دوران مورخہ 15 and 13 ,12 ,9 ,7 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر گزشتہ 56th اجلاس کے دوران مورخہ 16 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد عدنان خان ذاتی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 56th اجلاس کے دوران مورخہ 16 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب طلحہ محمود ملک سے باہر ہونے کی بناء پر گزشتہ 56th اجلاس کے دوران مورخہ 15 اور 16 اکتوبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی محمد عدیل صاحب نے بعض مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 11 جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: چوہدری احمد مختار صاحب وزیر برائے دفاع نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور میں سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ 11 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب ارباب محمد زاہد صاحب وزیر مملکت برائے دفاع نے اطلاع دی ہے کہ وہ پشاور میں سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ 11 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: Points of order لے لیتے ہیں۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب! اس سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، along with the Minister of Parliamentary Affairs, now you are the Minister for Law and Justice congratulations from the Chair. جی پہلے points of order لے لیتے ہیں، پہلے وسیم سجاد صاحب کا point of order لے لیتے ہیں پھر پروفیسر صاحب آپ کا point of order لیں گے۔ جی وسیم سجاد صاحب۔ جی، صابر بلوچ صاحب کا mike کھول دیں، نہیں اس میں صابر بلوچ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Senator Sabir Ali Baloch: The retired Senator from Balochistan is present in the House today, we should recognize his presence and welcome him.

Point of Order; Re: High Rising Inflation.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے، کچھ عرصے کے بعد ہمارا اس ایوان میں یہ Session ہو رہا ہے۔ میرا point of order ہے کہ اس وقت ملک میں جو مہنگائی ہے اور یہ مہنگائی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ عام آدمی کا زندہ رہنا ناممکن ہو گیا ہے، اس کی طرف ایوان کی توجہ دلانا ہے۔ حال ہی میں بجلی کے نرخوں میں بے پناہ اضافہ کیا گیا ہے اور 9 جنوری کے اخبار میں ایک خبر تھی، اس میں لکھا گیا ہے کہ اگست میں اس میں مزید اضافہ ہو گا کیونکہ IMF کے ساتھ کوئی معاہدہ طے ہوا ہے۔ جناب والا! جب بجلی میں اتنا اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر ہماری industry پر پڑتا ہے، agriculture پر پڑتا ہے، ہماری industry تقریباً بند ہو چکی ہے کیونکہ وہ compete نہیں کر سکتی جب اتنا زیادہ اضافہ ہو۔ اس کے علاوہ load shedding اپنی جگہ ایک مصیبت ہے کہ اب شہروں میں بھی ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے اور دو گھنٹے بند ہو جاتی ہے، دیہاتوں میں تو لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے۔ یہی حال گیس کا ہے۔ آٹا آسمان سے

باتیں کر رہا ہے، چینی جس کا سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ 40 روپے پر ہو گی لیکن آج 70/80 روپے کی مل رہی ہے۔ اگر آپ باقی چیزوں کو دیکھیں کہ گھی، شکر، دال کوئی چیز بھی لے لیں ان کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ میں ایوان سے گزارش کروں گا کہ پاکستان کی عوام کا خیال رکھیں۔ کم از کم اس بات کا خیال کریں کہ لوگ کہاں سے اپنی دو وقت کی روٹی پوری کریں گے، بچوں کا کیا بنے گا، تعلیم کے اخراجات کیسے پورے ہوں گے۔ میرا مقصد حکومت کی توجہ دلانا تھا تاکہ اس طوفان کے بارے میں سوچیں کہ لوگوں کی زندگیوں کو آسان بنایا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

Security failure with Reference to 10th Moharram Blast in Karachi and Post Blast Scenario.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف، اس ایوان کی توجہ دلانے کے لیے، آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب والا! ویسے تو ملک میں لاقانونیت، معصوم، بیگناہ انسانوں کو اٹھا لینا اور چیخ و پکار کے باوجود کوئی شنوائی نہیں، لیکن اس ہفتے جو واقعات کراچی میں ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ غیر معمولی اہمیت کے ہیں اور پورے ملک پر اس کے دوررس اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ذرا آپ تصور کیجیے کہ 10 محرم الحرام کو عاشورہ کے ایک ماتمی جلوس میں واقعہ ہوا، ایسے context میں کہ اس سے دو تین دن پہلے کراچی میں واقعات ہو چکے تھے اور ہمیں یقین دلایا جا رہا تھا کہ foolproof security کا انتظام ہے لیکن اس foolproof security کی حقیقت کیا نکلی کہ بم دھماکہ ہوا اور اس دھماکے کے بارے میں بھی conflicting اطلاعات ابھی تک آ رہی ہیں۔ چالیس سے زیادہ افراد شہید ہوئے، ڈیڑھ سو زخمی ہوئے۔ ابھی ہم یہ غم برداشت رہے تھے کہ کراچی کی معاشی اعتبار سے سب سے اہم markets بولٹن مارکیٹ، سونا بازار اور دوسرے تمام علاقوں میں بالکل naked انداز میں systematically آگ لگانا، چار بینکوں کو لوٹنا، ایک ہزار سے تین ہزار تک دکانوں کو جلائے اور لوٹے جانے کا واقعہ عمل میں آتا ہے۔ ایک طوفان مچا ہوا ہے لیکن ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ security forces, intelligence forces, rangers, fire brigades یہ سب ناکام رہیں۔ میرا مقصد کسی ایک کو condemn کرنا نہیں لیکن یہ اس ایوان کی، اس حکومت کی اور اس قوم کی ذمہ داری ہے کہ جو خون کی ہولی کھیلی جا

رہی ہے اور جس طرح کراچی کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ میرا minimum اندازہ ہے کہ 30 سے 40 ارب کا نقصان ہوا ہے، تقریباً دو تین سو families تباہ ہو گئی ہیں، ایک ہزار کے قریب مزدور جن کی کہ روزی ایک دن کی محنت پر ہوتی ہے، وہ بیروزگار ہو گئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟

اس کے ساتھ ساتھ میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہاں کی دو اہم پارٹیاں ایک دوسرے کو blame کر رہی ہیں۔ پولیس چیف کہتا ہے کہ ہم لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے کہ جس کو ہم پکڑتے ہیں تو اس کی مدد کے لیے گورنمنٹ میں شریک پارٹیاں آجاتی ہیں۔

جناب والا! یہ ہولناک کیفیت ہے۔ اسے جاری رکھنا، اسے برداشت کرنا، اس کے لیے موثر کارروائی نہ کرنا اس سے بڑا جرم کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو عام کارروائی پر فوقیت دی جائے۔ میں نے اپنی بات کہی اور ساتھی بھی کچھ کہنا چاہیں گے لیکن کراچی کا مسئلہ انسانی اعتبار سے، قانون کی حکمرانی کے اعتبار سے، معاشی اعتبار سے، بین الاقوامی اثرات اور investment کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ حتیٰ کہ آپ دیکھیے اور مجھے اس پر شرم آتی ہے کہ British Foreign Minister کو یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ کراچی میں امن وامان قائم کرو۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی بات سمجھ گیا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: یہ صورتحال ایسی ہے کہ جس پر notice لینا چاہیے، اس پر بحث ہونی چاہیے اور میں propose کروں گا کہ آج جو اہم adjournment motion آ رہی ہے اسے لیا جائے اور اگر کوئی اور business ہے تو پھر اس کے بعد کراچی کے مسئلے پر ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم پورے طریقے سے اپنی بات کہہ سکیں، حکومت کو متوجہ کر سکیں۔ ان لوگوں کا احتساب ہو۔ جس طرح target killing ہو رہی ہے یعنی پچھلے 6 ماہ میں اڑہائی تین سو افراد مارے جا چکے ہیں اور کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

Mr. Chairman: Let us ask the Leader of the House.

بخاری صاحب! آپ کا کیا view ہے؟ پروفیسر صاحب اس پر debate چاہتے ہیں۔ کیا rules کو suspend کرنا پڑے گا؟ آپ بتائیے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: شکریہ جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ جن concerns کا پروفیسر صاحب نے ذکر کیا although every citizen of Pakistan is concerned

about that. آپ بے شک sense of the House لے لیں، government has got no objection for discussing this thing on the floor of the House.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے sense of the House لے لیتے ہیں اور اگر سب agree کریں تو adjournment motion ہے، تھوڑا سا legislative business ہے وہ کرنے کے بعد ہم اس پر discussion کر سکتے ہیں، debate کر سکتے ہیں کہ what is the opinion of the House. جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب چیئرمین! جس طرح اس مسئلے کو اٹھایا گیا ہے اور جس طرح آپ نے کہا کہ sense of the House تو لگتا یہی ہے کہ اس پر discussion کی جائے۔ آپ اس کو as an adjournment motion take up کر لیں یا discussion کر لیں۔

جناب چیئرمین: آپ motion دے دیجیے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: وہ تو already ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو لے لیتے ہیں لیکن پہلے adjournment motion لے لیتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میری adjournment motion اس سلسلے میں ہے اور یہ 9/1/2010 کو دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ سیکریٹری صاحب! Please ذرا اس کو دیکھ لیجیے۔ جی میاں صاحب! آپ کا کوئی adjournment motion ہے؟ اصل میں adjournment motions کافی ہیں ۔ پروفیسر صاحب! اگر اجازت ہو تو ہم میاں صاحب کی adjournment motion کو فوقیت دے دیں تا کہ اس کو دیکھ لیا جائے کیونکہ آج ایک ہی admit ہو سکتا ہے۔ جی میاں صاحب فرمائیے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ یہ adjournment motion میری اور جمالی صاحب کی مشترکہ ہے لیکن اس سے پہلے میں یہ adjournment motion پڑھوں، میں آپ کے توسط سے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ Minister of State for Foreign Affairs یہاں پر موجود ہیں اور ابھی پروفیسر صاحب نے بھی اس بات کا ذکر کیا ہے۔

میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ میرا خیال ہے کہ foreign office کو اس بات کا notice لینا چاہیے کہ پاکستان ایک sovereign ملک ہے اور یہ بات زیب نہیں دیتی کہ آئے دن کوئی نہ کوئی foreign dignitary پاکستان کے internal affairs کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس سے پہلے Hallbrook کا بیان آیا اوراس نے یہ بات کہی کہ اگر ہمیں کہا جائے تو ہم پاکستان کی internal political stability میں اپنا role play کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی sovereign state کے لیے نہایت ہی شرمناک بات ہے۔ آج جو Foreign Secretary ملی بینڈ کا بیان آیا ہے یہ بھی totally interference in Pakistan's internal Affairs affairs ہے۔ کراچی کا مسئلہ ہمارا اپنا internal مسئلہ ہے، ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ بات کریں، how would he like اگر ہم یہاں پر بیٹھ کر Ireland کی بات کریں یا اگر ہم برطانیہ میں جو مسلمانوں کے یا دیگر لوگوں کے ساتھ discrimination ہو رہی ہے تو ہم اس کے بارے میں بات کریں۔

آپ کے توسط سے میں Minister of State سے گزارش کروں گا کہ foreign office کو چاہیے کہ اس بات کا notice لے۔ اب اگر آپ کی اجازت ہو تو I would now read the adjournment motion.

Mr. Chairman: Please do that.

Senator Mian Raza Rabbani: The Senate do adjourn to discuss a matter of urgent public importance, which was reported in the electronic and print media dated 6th January, 2010, wherein it is stated that a new set of screening guidelines is to be applied to all passengers on flight to the US and will subject those from, countries of interest, to special scrutiny. The "Countries of Interest" include Pakistan also.

According to the new regulations, citizens of these countries traveling to the US will be subject to extra scrutiny because of their national origin and asked to undergo a pat-down search in addition to an inspection of all their belongings. This is a matter of urgent public importance.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! آپ اگر مجھے اجازت دیں گے تو میں اس میں تھوڑا سا اور اضافہ کروں گا۔ میں رضا ربانی صاحب کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں اس میں ایک بات کا مزید اضافہ کروں گا کہ امریکی جو ہمارے ساتھ سلوک کر رہے ہیں، ہم اپنے اندر جرات پیدا کریں، وہ اگر ہماری body search کرتے ہیں تو ہم ان کی body search کریں، وہ اگر ہمارے لوگوں کو نہیں چھوڑتے، آپ ہمت کریں ان کو نہ چھوڑیں this should be the way of treatment, if you can equally treat the Americans that is ok. Otherwise ہم قرارداد پیش کرلیتے ہیں اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو rules Americans نے پاکستان کے لیے بنائے ہوئے ہیں وہی rules ہم یہاں بنا کر ان کو اسی طرح implement کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ پہلے Minister Sahib سے پوچھ لیتے ہیں۔ پہلے Movers بات کرلیں تو پھر وزیر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ وہ oppose کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں تو اس کے مطابق چلتے ہیں۔ جی۔

سینیٹر جان محمد خان جمالی: آج کل جو نئی situation ہے اس میں فرانس نے بھی پاکستان کو شامل کرلیا ہے۔ ہم اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کاش میرا میانوالی کا حوالدار بھی اپنے ائرپورٹ پر ان کے ساتھ وہی سلوک کرے، ڈنڈا ہاتھ میں ہو تو وہ ان سے پوچھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: Yes Minister Sahib, or you opposing this Adjournment motion?

نوابزادہ ملک عماد خان (وزیر مملکت برائے خارجہ امور): جناب I don't oppose the motion. دوسری بات I would bring forward these points at the appropriate time جب بات ہوگی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ reply دیجئیے گا۔

نوابزادہ ملک عماد خان: میں ایک بات کہوں گا کہ I am very grateful to Senator Raza Rabbani اور دوسرے جو ساتھی ہیں کہ انہوں نے یہ point اٹھایا۔

Mr. Chairman: Let me take the sense of the House and I think we should grant leave to discuss the motion. Leave is granted, motion is admitted for discussion for two hours. As per rules after discussion on the Karachi incident as have been pointed out

ٹھیک ہے جی۔

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: میاں صاحب ٹھیک ہے We can fix it tomorrow but in case the discussion will spillover tomorrow with regard to the…. then after that. Subject to condition. Thank you. جی۔

نوابزادہ ملک عماد خان: میں کچھ الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ جناب جو concerns ہیں about National Security یا humiliation of any Pakistani citizens at any Airport or any way وہ ہمارے common concerns ہیں۔ اس میں کوئی diversion of views نہیں ہے because we are all first Pakistani persons, any thing else later اور یہ جو concerns ہیں these have been taken up at the highest level, at the level of the Prime Minister and secondly وہاں سے جو سینیٹر صاحب نے فرمایا تو بالکل ٹھیک ہے ابھی آپ recent past میں دیکھ لیں۔ پہلے criticism بھی آتی رہی تھیں تو As regard issuance of Visas یا کوئی violation یہاں ہوتی تھی in diplomatic norms اس پر we are very stern now اور باقی جو مزید ہے میں اپنی تقریر میں include کروں گا۔

Mr. Chairman: Thank you Minister Sahib. Now lets us go to do some legislative business. Item No.2. Wasim Sajjad Sahib.

اس پر میرا خیال ہے کہ یہ آپ کا ہے۔ جی۔

سینیٹر وسیم سجاد(قائد حزب اختلاف): جناب یہ item No.2 جو ہے یہ پاکستان کی عزت اور وقار کا Bill ہے۔ پاکستان کی عزت اور وقار کا تحفظ کرنا پاکستان کے ہر شہری کا فرض ہے اور خصوصاً ان ایوانوں کا اور حکومت کا فرض ہے۔جناب والا! آپ نے آج ہی دیکھا کہ کس طرح پاکستان کو ہدف تنقید بنایا جارہاہے اور پاکستان کے عوام کو شرمندگی اٹھانی پڑرہی ہے کہ ہر طرف سے پاکستان کی عزت، پاکستان کے وقاراور پاکستان کی حاکمیت پر حملہ ہو رہا ہے۔ اس میں دو چار چیزیں تو آج ہی آپ کے سامنے آئی ہیں کہ پاکستان کے شہری اگر امریکہ میں جاتے ہیں تو ان کو وہاں پر ذلیل کیا جائے۔ اسی طرح رضا ربانی صاحب نے آج ذکر کیا کہ باہر کی جو شخصیات پاکستان میں آتی ہیں ان کا یہ کہنا کہ پاکستان کی اندرونی سیاست میں ہم مداخلت کریں گے اور وہ یہ برملا کہتے ہیں کہ پاکستان کے اندرونی حالات ہم ٹھیک کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ پاکستان کی کوئی عزت نہیں ہورہی یہ پاکستان کے وقار کو دھچکا ہے۔

جناب والا! اسی طرح ایک بہت اہم چیز جو کہ شروع سے کچھ مغربی قوتوں کا ایک ہدف رہا ہے وہ پاکستان کا Nuclear Programme ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ ہدف تیس سال پہلے بھی تھا ، آج بھی ہے اور جاری رہے گا۔ اب وہ مختلف طریقوں سے پاکستان کے Nuclear Programme کو control کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج رضا ربانی صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا، میرے دوستوں نے اس جانب سے اٹھایا تو جب یہ نکتے اٹھائے جائیں گے تو یہ صرف ایک بات چیت ہوگی اور discussion ہوگی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پاکستان کی پارلیمنٹ ، پاکستان کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک قانون منظور کرے تاکہ پاکستان کی عزت اور وقار اور خصوصاً پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا تحفظ اور دفاع کیا جائے ۔ اس Bill کا نام Pakistan Sovereignty Act ہے یعنی پاکستان کی عزت کا قانون، پاکستان کے وقار کا قانون، پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ کا قانون اور اس میں ، میں نے تجویز کیا ہوا ہے کہ یہ قانون منظور کیا جائے کہ ہرسال صدر پاکستان ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں اس کا مفہوم یہ ہے کہ Notwithstanding anything to the contrary of any law کہ کوئی قانون بھی ہے تو اس کی پرواہ نہ کی جائے۔ کوئی treaty ہے ، کوئی conditionalities ہیں مثلاً کہا یہ جاتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ غلط ہوگا Drone attacks کے بارے میں کوئی understanding ہے ۔ ڈرون حملے بھی پاکستان کی حاکمیت پر حملہ ہے۔ کوئی ایسی understanding جو ہے notwithstanding that اب تو یہ دھمکیاں آرہی ہیں کہ ہم بلوچستان پر بھی ڈرون حملے کریں گے notwithstanding that

کوئی understanding ہے کوئی agreement یا کوئی اور چیز ہے تو پاکستان کے صدر ایک سر ٹیفکیٹ جاری کریں۔ وہ سر ٹیفکیٹ کیا ہوگا۔

That the sovereignty and honour of Pakistan have not been compromised in any manner whatsoever;

No.2. that no compromise has been made on security or effectiveness of the Nuclear Programme of Pakistan.

یہ اس کی دوسری شق ہوگی۔ اور تیسری یہ ہوگی کہ

That no understanding has been reached with any foreign country for interference in the change of command or promotions in the Pakistan Armed Forces یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے کہ promotion کیسے کرتے ہیں، کیا کرتے ہیں۔ کسی کو حق نہیں ہے کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ اور چوتھی چیز

That no conditionalities have been accepted from any source to weaken the Defence of Pakistan against foreign aggression.

جناب والا: میں کیوں چاہ رہا ہوں۔ میں چاہ رہا ہوں کہ یہ قانون بن جائے، ہم یہاں پر بیٹھ کر صرف debate کرتے ہیں، بات کرتے ہیں، ہم اپنے دل کی بات سامنے رکھتے ہیں، ہمیں دکھ ہوتا ہے، افسوس ہوتا ہے لیکن اس کی effectiveness تب ہی آئے گی جب یہ پاکستان کا قانون ہوگا اور ہماری حکومت خواہ کوئی بھی ہو۔ ہماری حکومت کے سربراہ صدر پاکستان اس چیز کا سر ٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ یہ چیزیں جو ہیں یہ پاکستان کی بنیادی requirement ہیں ان کو پورا کیا جا رہا ہے اور یہی طریقہ کار امریکہ میں اور دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ صدر سر ٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ مثلاً Nuclear programme کے بارے میں آپ کو یاد ہوگا کہ سر ٹیفکیٹ جاری کیا جاتا تھا کہ ہم نے یہ چیزیں نہیں مانی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی عزت کے لیے، وقار کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس Pakistan Sovereignty Bill کو pass کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ وسیم صاحب۔ بابر اعوان تو موجود نہیں ہیں۔ بخاری صاحب! Is it opposed?

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: بابر صاحب آتے ہیں تو پھر کرلیں۔

Mr. Chairman: No. The question is this when we will have to wait, there is so much work that has to be done. Today is the first day.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I sent a message for him.

Mr. Chairman: We will have to wait for them.

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ he was here ابھی ایک meeting میں وہ گئے تھے۔

I have sent a message and referred for some time sir.

جناب چیئرمین: پھر دوسرا بھی legislative معاملہ ہے تو اس میں بھی یہی بات آئے گی۔

سینیٹر وسیم سجاد: اس کو کمیٹی میں ہی جانا ہے اس میں کیا حرج ہے۔

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! بات یہ ہے دوسری بھی یہی چیز ہے اس کو بھی روکنا پڑ جائے گا۔ اب legislation start ہو گئی ہے ۔ پروفیسر ابراہیم صاحب ہیں۔ جی 4 and 5 آپ کریں گے۔ چلیں پہلے یہ لے لیتے ہیں۔ May I now take up Item No. 4 پروفیسر خورشید احمد ، پروفیسر محمد ابراہیم خان اور مسماۃ عافیہ ضیاء. may move Item No.4 اس پر آپ brief explanatory statement دے دیں۔ جی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

Legislative Business

I seek the leave of the House to move to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2009] Amendment of Article 9 and 10.

جناب والا! کسی بھی ریاست کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنے شہریوں کی جان ، مال اور عزت کا تحفظ کرے۔ جو ریاست یہ کام نہیں کرسکتی حقیقت یہ ہے کہ اسے ریاست تسلیم نہیں کیا

جاسکتا۔ ہمارے دستور میں Article 9, Article 10 اور پھر Article 29 تک، fundamental rights کے معاملے میں یہ ضمانت دی گئی ہے اور Article 8 یہ اصول lay کر دیتا ہے کہ Parliament would be sovereign لیکن اس کی sovereignty بھی محدود ہے اس بات تک کہ وہ fundamental rights کی violation یا abridgement کے بارے میں کوئی قانون pass نہیں کر سکتی۔

اس پسِ منظر میں، میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پاکستانی شہریوں کو پکڑ پکڑ کر بیرونی حکومتوں کے ہاتھ دیا گیا ہے، خاص طور پر مشرف صاحب کے دور میں لیکن یہ بات اسی زمانے میں ہی نہیں، اس سے پہلے بھی ہو چکی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایمل کانسی کا معاملہ کس طریقے سے ہوا اور اس وقت کی حکومت بظاہر جمہوری تھی لیکن امریکہ کے ایک pressure میں آ کر اور اس سلسلے میں جنرل زینی نے اپنی کتاب میں پوری تفصیل دی ہے کہ کس طرح میں نے ٹیلی فون کیا اور کس طریقے سے یہ سارا کام ہوا۔ مشرف صاحب نے اپنی autobiography میں فخر سے لکھا ہے کہ ہم نے سینکڑوں افراد پکڑ کر دیے ہیں اور امریکنوں سے اس کے نتیجے میں millions of dollars کمائے ہیں۔ اس سے شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

جنابِ والا! میں چاہتا ہوں کہ Article 9 میں ایسی ترمیم کی جائے جس کے ذریعے اس طرح لوگوں کو hand-over کرنا ختم ہو اور بجز اس کے کہ ہائی کورٹ اگر کسی case میں repatriation کرنا چاہے تو یہ قانون کے مطابق ہونا چاہیے، قانون کے ماورا نہیں۔

آرٹیکل 10 میں جو ترامیم میں لا رہا ہوں، ان کا تعلق اس بات سے ہے کہ جس طرح اس ملک میں اس کے شہریوں کو اٹھایا جا رہا ہے، نہ وارنٹ ہوتا ہے، plain clothes میں لوگ آتے ہیں اور رات کی تاریکی میں، بوڑھوں کو، جوانوں کو، بچوں کو اور عورتوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ یہ سینکڑوں نہیں، ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ کوئی اس کی شنوائی نہیں ہے، کوئی اس کے لیے procedure نہیں ہے۔ Habeas Corpus کا جو قانون ہے آپ کو معلوم ہے، اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور جو preventive detention کا قانون ہے اس میں بھی اتنے سقم ہیں کہ اس کی وجہ سے ایک خاص مدت تک ایک شخص کو آپ پکڑ کر رکھ سکتے ہیں۔ میری ان ترامیم کا مقصد یہ ہے کہ ان دونوں Articles میں ترامیم کی جائیں اور اس کے نتیجے میں یہ بات safeguard ہو جائے کہ:

نمبر 1)   کسی بیرونی حکومت کو، کورٹ کی اجازت کے بغیر، کسی شہری کو hand-over نہیں کیا جاسکتا۔

نمبر 2)   کسی شخص کو وارنٹ کے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس کو پیش ہونا چاہیے۔

جو 1973 کا اصل دستور تھا اس میں Preventive detention کے لیے صرف ایک مہینہ رکھا گیا تھا لیکن پھر 5th Constitutional Amendment کے ذریعے سے 1975 میں اسے تین مہینے کر دیا گیا۔ اسی طریقے سے tribunal کے سامنے یا board کے سامنے لانے کے لیے ایک مہینے کی مدت رکھ دی گئی، تو میں چاہتا ہوں کہ اس میں وہی original چیز لائی جائے اور یہ کام زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر، tribunal maximum detention ایک مہینے کی ہو، اس سے زیادہ نہ ہو۔ یہ تمام چیزیں میں نے اس ترمیم کے اندر تجویز کی ہیں اور میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ خود ایک constitutional expert ہیں، human rights کے لیے آپ کی اور آپ کی پارٹی کی خدمات ہیں، اس کو آپ مرتب کریں گے اور حکومت اور اپوزیشن مل کر ان ترامیم کو منظور کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب! یہ جو پروفیسر صاحب کا bill ہے for amendment in the Constitution اس کو آپ oppose کر رہے ہیں؟

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! میری submission یہ ہے کہ آرٹیکل 9 میں انہوں نے جو amendments propose کی ہیں، that no person shall be given in foreign custody without permission of the High Court of the province. Already, an extradition law exists and there is a court of competent jurisdiction which gives the permission. لیکن اس پر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ already there is a Constitutional Committee on reforms جو کہ 27 members ہے، پروفیسر صاحب member ہیں اس کے اور وہ in process Committee exist کرتی ہے. it may be referred to that Committee.

Mr. Chairman: Let us complete the procedure now. I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Prof. Khurshid sahib, Prof. Muhammad Ibrahim and Mst. Afia Zia, please move Item No. 5.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین اور میں پورے House کا ممنون ہوں

I beg to move to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2009].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Constitution Committee headed by Mian Raza Rabbani sahib.

آئیٹم نمبر 6۔ وسیم سجاد صاحب! یہ بھی آپ کا ہی ہے؟

We may now take up Item No.6 regarding further consideration of the following motion moved on 15th May, 2006: –

> "That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2005], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

I think some speeches on this have already been made and the consideration has been done.....

کوئی اور بھی اس پر بات کرنا چاہے، speech کرنا چاہے تو کر سکتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! کوئی نام ہیں جو speech کرنا چاہتے ہوں؟ Anyone wants to speak on this amendment in the Code of Criminal Procedure? کوئی بھی اور نہیں ہے۔

Now, I put the motion to the House that it has been moved that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2005], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up the second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill.

The question is that Clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. The question is that Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. The question is that Clause 4 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. The question is that Clause 5 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 5 stands part of the Bill. The question is that Clause 6 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 6 stands part of the Bill.

We may now take up Clause 1, the preamble and the title of the Bill. The question is that Clause 1, the preamble and the title do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Please move Item No.7.

Senator Wasim Sajjad: I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2005], be passed.

Mr. Chairman: I put the motion to the House. It has been moved that the Bill further to amend the Code of Criminal

Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2005], be passed.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously. Item No. 8. Wasim Sajjad sahib, please move the item.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو ذرا defer کر دیا جائے because I need to go into this in more detail.

Mr. Chairman: The item stands deferred.

سینیٹر وسیم سجاد: اگلا بھی defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: اگلا بھی defer کر دیتے ہیں۔ اب آتے ہیں Item No.12 پر۔ جی طارق عظیم صاحب۔

Senator Tariq Azim Khan: Mr. Chairman, it is a Bill which has been unanimously passed by the Standing Committee.

اس کے جو aims and objects ہیں وہ میں نے lay out کیے ہوئے ہیں، statement of facts is there. Basically it relates to the parliamentarians, once they retire, they don't enjoy any benefit which they do have while they are parliamentarians.

جو basic facilities ان کو available ہیں while they are Parliamentarians, they want too and we are recommending that they retain those privileges and facilities, some of them on payment

اگر لاجز وغیرہ یا

Whatever, they want to use the lounge, they want to come and visit the Parliament, they should be able to do it. In recognition to the services some of them have served this nation, some of them have been elected six or seven times but unfortunately after the retirement, they don't have any recognition of their services. So,

basically this is recognition of their services, public service they have performed

تو یہ facilities ان کو available ہونی چاہییں۔

It has already been unanimously passed by the Standing Committee on 8th April.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2009], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. Is it opposed? There is none.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2009], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up the second reading of the Bill i.e. Clause by clause, consideration of the Bill.

The question is that Clause-2 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Clause-1, "The Preamble and Title of the Bill". The question is that Clause-1, "The Preamble and the Title" do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause-1, "The Preamble and The Title" stands part of the Bill. Tariq Sahib! Please move Item No. 13.

Senator Tariq Azeem Khan: Mr. Chairman! I move that the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and

Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2009] be passed by this House.

[The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2009.]

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2009] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously.

جتنے بھی Chairmen Standing Committees ہیں، میں ان کا شکر گزار ہوں I requested them کہ جتنی بھی pending legislation and Bills ان کی کمیٹیوں میں موجود ہیں ان کو آپ جلد سے جلد approve کریں یا disapprove کر کے ایوان میں بھیج دیں۔ I am grateful to them that 90% of the pending Bills before them have been sent to the House for the purpose of taking up in the House. Thank you all the Chairmen of the Standing Committees. پروفیسر خورشید صاحب آپ Motion move please کردیں۔

Senator Professor Khurshid Ahmed: Mr. Chairman! I move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rules 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to move the following Motion:

"The House may discuss the incidence of the 10th Moharram−ul−Harram that took place in Karachi".

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate

1988 the requirement of Rules 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to move and discuss the Motion under Rule 194.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب آپ بسم اللہ کریں۔ میں درخواست کروں گا کہ جو ممبران اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکریٹری صاحب کے پاس لکھوا دیں تا کہ orderly طریقے سے یہ discussion start ہو جائے۔ جی پروفیسر صاحب۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ دس منٹ کا وقت set کر لیں کیونکہ کافی ممبران بولنا چاہیں گے۔ اس لیے ہر ایک کے لیے دس منٹ کا وقت رکھ لیتے ہیں۔ Maximum 10 minutes for every speaker. Thank you.

Discussion on the Incidence of 10th Moharram that took place in Karachi

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا اور پورے ایوان کا بہت شکریہ! سینیٹ کے موجودہ اجلاس کے پہلے ہی دن کراچی کے اندوہناک واقعات پر بحث کے لیے موقع دیا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ سینیٹ کراچی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ سینیٹ انسانی جانوں کے تحفظ، امن و امان اور قانون کی حکمرانی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ سینیٹ کراچی کو پاکستان کے economic and business capital کی حیثیت سے، آپ کو معلوم ہے کہ ملک کی معیشت میں کراچی کا contribution ہر دوسرے علاقے سے زیادہ ہے تو میں ان چاروں اعتبار سے، پہلا! انسان کی جان و مال جو اسلام کا تقاضا ہے، جو دستور کا تقاضا ہے، جو ایک مہذب معاشرے کی ضرورت ہے۔ دوسرا! کراچی کی سیاسی اہمیت، معاشی اہمیت، تیسرا! آج ملک جس طرح لاقانونیت کی گرفت میں ہے اس کی وجہ سے میں یہ نہیں چاہتا کہ ہم صرف کراچی کو isolate کریں، ملک کے جس حصے میں بھی جو معصوم انسان ہلاک ہوتا ہے، انسانی خون بہتا ہے، مالی نقصان ہوتا ہے، ہمارا دل اس پر خون کے آنسو روتا ہے۔ وہ سب ہمارے بھائی بہنیں اور بچے ہیں اور ہم ان کے ساتھ دکھ میں برابر کے شریک ہیں لیکن جس طرح کراچی کا واقعہ ہوا ہے وہ منفرد ہے اور یہ وہ وجوہ ہے جس کی بنا پر میں چاہتا ہوں کہ آج ہم اس کو اولیت دے کر اس مسئلے پر غور کریں۔

جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ ایک مذہبی جلوس پر اس طرح بم کے ذریعے دھماکہ کرنا، چالیس پینتالیس افراد کی شہادت، ڈیڑھ سو کے قریب انسانوں کا زخمی ہونا اور پورے ملک کا ہل جانا یہ ایک بڑا اہم واقعہ ہے۔ ہمارے لیے یہ افسوسناک اور شرمناک تو ہے ہی لیکن جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ایک pattern ہے، warnings بھی آتی ہیں، signals موجود ہیں، اس سے پہلے دھماکے ہوتے آئے ہیں لیکن اس سب کے باوجود انتظامیہ مؤثر اقدامات کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ یہ inefficiency جو lack of governance بلکہ criminal neglect یہ ہم سب کے لیے pardonable, ignorable ہر گز نہیں ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے جس بات کو اہمیت دی جائے اور میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایک آسان سا رویہ بن گیا ہے مثال کے طور پر ابھی واقعہ ہوا ہے اور فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ خودکش واقعہ ہے۔ سارے شہر میں دو گھنٹے کے اندر اندر بینرز لگ گئے۔ جب تحقیق کی تو معلوم ہوا ہے یہ خودکش حملہ نہیں تھا۔ bomb plant ہوا تھا اور یہ ایک ایسی جگہ پر plant ہوا تھا جہاں پر قرآن پاک کے جو صفحات بے حرمتی سے بچانے کے لیے ڈالے جاتے ہیں اس کو استعمال کیا گیا تھا۔ آپ کے کیمرے لگے ہوئے ہیں، وہ کس لیے لگے ہوئے ہیں؟ ان کو ہر وقت، ہر روز monitor کیا جائے اور جہاں کہیں کوئی ایسی چیز ہو رہی ہو اسے اسی وقت روکا جائے۔ اگر اخباری اطلاعات صحیح ہیں کہ اس خاص مقام پر جو فلم لی جانی چاہیے تھی وہ غائب ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کام کر رہا ہے یہ محض اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔ اسی طریقے سے اس واقعے کے بعد پولیس کا رویہ، فائر بریگیڈ کا رویہ، رینجرز کا رویہ، کراچی کی City Government and Provincial Interior Ministry یہ سب میری نگاہ میں ذمہ دار ہیں، ان کا بلاامتیاز احتساب ہونا چاہیے۔ پھر آپ دیکھیں کہ کس طریقے سے آگ لگائی گئی جو اڑتالیس گھنٹوں تک جلتی رہی اور اڑتالیس گھنٹے اس آگ کو بجھانے میں لگ گئے۔ آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم نے Crisis Management Cell بنا رکھے ہیں۔ جو واقعات ملک میں ہو رہے ہیں ان کو روکنے کے لیے intelligence, اور اگر وہ واقعہ ہو جائے تو فوری action لیکن یہاں کیا صورت حال ہے؟ کراچی میں، اگر میری معلومات صحیح ہیں، اس وقت پچاس سے زیادہ فائر بریگیڈز ہیں۔ کتنے آتے ہیں اور جو آتے ہیں ان میں پانی نہیں ہوتا۔ دو گھنٹے کے بعد کہیں ان کو operational کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ گلیاں چھوٹی ہیں۔ ان سب حقائق کی مناسبت سے آپ کو preparation کرنی چاہیے۔ خاص طور پر پلاسٹک کے جلنے کی وجہ سے جو فوم چاہیے تھا وہ فوم available نہیں ہے۔ نیوی والوں کو بلایا جاتا ہے تو ان کے پاس بھی نہیں ہے۔ حیدرآباد سے کہتے ہیں

کہ منگواتے ہیں۔ یہ کیا غضب ہے؟ کروڑوں اربوں روپیہ ان چیزوں کے لیے خرچ کرتے ہیں اور جب ان چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہو تو یہ چیزیں فیل ہو جاتی ہیں۔ کب تک ہم ان چیزوں کو برداشت کریں گے؟ کب تک ان سب کا احتساب نہیں ہو گا جو ذمہ دار ہیں؟

جناب والا! مجھے صاف نظر آرہا ہے کہ کراچی کے اس واقعہ کے بعد target killing, ہوتی ہے۔ایک پارٹی کے لوگ خود کہتے ہیں کہ Urdu speaking کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ بلوچوں کو مارا جارہا ہے۔ جناب والا! ہم اس ملک کو کہاں لے جارہے ہیں؟ ہر انسان خواہ وہ اردو بولنے والا ہو، پنجابی بولنے والا ہو، بلوچی بولنے والا ہو، سندھی بولنے والا ہو سب انسان ہیں اور ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان چیزوں کو لسانی، علاقائی اور ethnic رنگ دینا غلط ہے۔ اسی طرح شیعہ سنی کا مسئلہ ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ ماتمی جلوس نے صبر کا، تحمل کا مظاہرہ کیا۔ سنی اور شیعہ سب نے مل کر اسے سنی شیعہ مسئلہ نہیں بننے دیا۔ میں کراچی کی دینی قیادت کو ہدیہء تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سازش کو ناکام بنا دیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ کچھ ہوا ہے اور پھر accusation and counter accusation کی جو کیفیت ہے، ایک ڈرامہ Political crisis کے لیے پیدا کیا گیا۔ اچھا ہے کہ وہ resolve ہو رہا ہے لیکن یہ سارے حالات قابل غور ہیں۔ اس میں بیرونی ہاتھ بھی ہو سکتا ہے۔ Interior Minister Sahib کے بیانات حسب معمول نہایت confused ہیں حالانکہ ان کی سب سے زیادہ ذمہ داری تھی اس sensitive position میں اور سندھ کے Interior Minister کے بیانات سب بڑا سوالیہ نشان ہیں۔ میں چاہوں گا، جس طرح وہاں کے لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ نمبر one اس واقعے کی judicial enquiry ہو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی سطح پر۔ نمبر دو، جو روایت ہے ہمارے ہاں inquiries کی ہے وہ لامتناہی ہوتی ہیں اور کئی سال ختم نہیں ہوتیں اور اگر ہو گئیں تو ان کی رپورٹ سامنے نہیں آتی۔ میں چاہوں گا کہ وقت کے تعین کے ساتھ یہ رپورٹ آئے، public hearing کی جائے۔ دنیا کے دوسرے ممالک میں اس قسم کی جو inquiries ہوتی ہیں ان میں public hearing ہوتی ہے تاکہ وہاں کے تمام لوگ آکر اپنے حالات کو بیان کر سکیں۔

کراچی کے اخبارات بھرے پڑے ہیں Corruption, inefficiency, insensitivity, پھر compensation کا اعلان ہو جاتا ہے لیکن حقیقت میں جو لوگ متاثر ہوئے ہیں وہ چیخ رہے ہیں، ٹی وی پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طریقے سے شر پسند یہ بتا رہے ہیں کہ ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ Land Mafia کا ذکر اس میں آرہا ہے کہ اس علاقے کو دکانیں گرا کر sky scrapper بنانے کے

لیے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ کیا اس کا اس سے کوئی تعلق ہے؟ ان سارے پہلوؤں کو اس میں شامل کرنا پڑے گا۔ اس لیے میں سب سے پہلی چیز یہ کہنا چاہتا ہوں کہ high powered inquiry ہو ایک متعین وقت کے اندر public hearing کے ساتھ اور اس کی رپورٹ public کی جائے اور رپورٹ پر عمل ہو۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ لسانی اور provincial سطح پر جو بیان بازی ہو رہی ہے اسے ختم ہونا چاہیے۔ اس سے مخصوص گروہ اپنا agenda تو آگے بڑھا سکتے ہیں لیکن ملک کو نقصان پہنچے گا اور جلتی پر تیل کا کام دے گا اس لیے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ کراچی کے شہریوں کو involve کیجئے، civil society کو involve کیجئے اور یہ بھی دیکھئے کہ اسی نوعیت کے واقعات اس سے پہلے جو ہوئے ہیں، اس لیے کہ جو رپورٹس اب تک آئی ہیں ان میں دو تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔

پہلی بات یہ کہ جو Chemicals use کیے ہیں، جو technology use کی گئی ہے، جس انداز سے کام کیا گیا ہے پولیس کے ذمہ دار افراد اور وزارت داخلہ دونوں کے بیانات اس بات کی غماضی کرتے ہیں کہ یہ ایک unique چیز تھی۔ اس کا تعلق اس ٹائپ کے حملوں سے نہیں ہے جو ملک کے اور مقامات پر ہوتے رہے ہیں۔ سوات میں ، سرحد اور پشاور میں جو کچھ ہوا ہے یہ اس سے مختلف ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ ان چیزوں سے ملتا ہے جو international سطح پر کیے گئے ہیں۔ خاص طور پر وہ جو chemical use ہوا ہے وہ chemical پاکستان میں available نہیں ہے، وہ باہر سے آیا ہے اور غالباً جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا origin Soviet Russia ہے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ ان کو فوری طور پر impartially examine کرنے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ target killing کے نام پر جو کام ہو رہا ہے، یہ لاقانونیت کا جو سماں ہے، اس میں صرف وہ پارٹیاں جن کے آپس میں اختلافات ہیں ان کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن صرف وہاں کے لوگ نہیں ہیں، پی پی پی کے لوگ مارے گئے ہیں، اے این پی کے مارے گئے ہیں۔ دوسرے گروہ بھی مارے گئے ہیں۔ یہ اتنا serious problem ہے کہ اگر اس کو ہم نے اہمیت نہ دی اور اس کو firm hand اور ہر تعصب اور مفاد سے بالا ہو کر، اس لیے کہ کراچی پولیس کے اعلیٰ ترین عہدے دار کا ٹی وی پر یہ بیان میں نے خود سنا ہے، آپ نے بھی سنا ہو گا کہ ہم جس پر ہاتھ ڈالتے ہیں، مقتدر سیاسی قوتیں یا جو حکمران ہیں وہ فوراً آجاتے ہیں اور ان کو بچا لیتے ہیں۔ ہر ایک کے اپنے اپنے armed gangs ہیں جو یہ کھیل، کھیل رہے ہیں۔ یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے۔ بلاامتیاز no go areas

جہاں جہاں ہیں وہ حقیقی ہوں یا غیر حقیقی، جو بھی تصادم ہو رہے ہیں ہر ایک پاکستانی اور کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا حق نہیں ہے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ ہم نے بارہ مئی 2007 کے واقعے کی موثر inquiry نہیں کی۔ کس طرح چیف جسٹس کا راستہ روکا گیا، بے گناہ لوگوں کو مارا گیا۔ containers لگا کر راستے روکے گئے، گولیاں چلیں، کس طریقے سے اس سے پہلے نشتر پارک کا واقعہ ہوا، وکیلوں کو جلانے کا واقعہ ہوا اور اگر ہماری اطلاع صحیح ہے تو وکیلوں کو جلانے کے لیے جو chemical استعمال کیا گیا تھا وہ اور دس محرم والا chemical ایک سے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ ساری چیزیں بڑی serious ہیں۔ ان کو اس طریقے سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جواب دہی ہونی چاہیے خواہ وہ کوئی بھی ہو، حکومت میں ہو یا حکومت کے باہر۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس مسئلے کو اہمیت دی جائے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ جہاں ہم تمام شہداء، جو لوگ زخمی ہوئے ہیں، جن کا نقصان ہوا ہے، جن کی عمر بھر کی کمائی ان اڑتالیس گھنٹوں میں پھونک دی گئی، جو تاجر سے pauper بن گئے، ان سب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہمارا فرض ہے اور بلا تخصیص اور بلا تمیز ہر وہ شخص جو متاثر ہوا ہے وہ ہماری ہمدردی کا مستحق ہے۔ ہم اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جب تک آپ مجرموں کو نہیں پکڑیں گے، جب تک انہیں سیاسی پناہ اور protection ملتی رہے گی، جب تک آپ جو تباہ ہوئے ہیں ان کی حقیقی اور موثر مدد نہیں کرتے ہیں اور وہ مافیا جو کھیل کھیل رہی ہے ان کو آپ روکتے نہیں ہیں یہ ملک جلتا رہے گا، کراچی ذبح ہوتا رہے گا اور ملک میں جو انسانی، قانونی اور معاشی بحران پیدا ہوا ہے اس کے رکنے کا کوئی اور راستہ نہیں۔ اس لیے آئیے ہم سیاسی اور علاقائی تعصبات سے بالا ہو کر اس کو ایک قومی مسئلے کی حیثیت سے، اس کو ایک دینی مسئلے کی حیثیت سے، اس کو ایک انسانی مسئلے کی حیثیت سے لے کر چلیں اور above board, transparent تحقیقات ہوں اور جو بھی ذمہ دار ہیں جو اس علاقے کے بھی ہیں، یہ مسئلہ محض لیاری کا نہیں ہے، یہ پورے کراچی کا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے اپنے den بنائے ہوئے ہیں اور وہاں سے سارے کام ہو رہے ہیں۔ اس کو روکا جانا بہت ضروری ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایک سیاسی پارٹی کا یہ مطالبہ کرنا کہ یہ شہر فوج کو دے دیا جائے یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ ملک کے دستور میں Article-245 کے تحت جو نظام ہے وہ سول حکومت ہے لیکن حکومت میں آپ شریک ہیں یا نہیں ہیں یہ الگ بات ہے لیکن individual parties کا اس طرح فوج اور Rangers کو دعوت دینا بہت ہی خطرناک ہے اور یہ کسی اندرونی یا بیرونی سازش کی غمازی بھی

کرتا ہے یا نہیں، اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کون سے links ہیں؟ کون اس کے پیچھے ہے؟ کون کیا کر رہا ہے؟ جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نہیں ہوتا ہم اس crisis سے نہیں نکل سکتے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ سینیٹ نے initiative لیا ہے، حکومت آگے بڑھے اور فی الحقیقت impartial inquiry کے ذریعے تمام حقائق کو سامنے لایا جائے اور ساتھ ہی محض لفظی ہمدردی نہیں بلکہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں، جن کی دکانیں جلی ہیں، جو بےروزگار ہوئے فوری طور پر ان کی مدد کا انتظام کیا جائے۔ یہ کام کراچی والے بھی کریں لیکن یہ پورے ملک کی ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: Thank you very much Mr. Chairman. یہ جو کراچی کے واقعات ہوئے ہیں آٹھ محرم سے شروع کریں تو انتہائی افسوسناک ہیں اور جتنا بھی اس پر افسوس کیا جائے اور اس کو condemn کیا جائے وہ کم ہے۔ اس procession پر حملے کے بعد جو کچھ کراچی میں ہوا arson and looting ایک طے شدہ conspiracy کے ساتھ ہوئی جو کہ footages clearly indicate کر دیتی ہیں اور proof آجاتا ہے اور پولیس کا complete inaction, law enforcing agencies کی absence or their refusal to take any action against the arsonists and the looters کی clear cut indication ہے۔ law and order situation in Karachi اس حالت میں پہنچ گئی ہے کہ کسی نہ کسی توجہ کی اب سخت ضرورت ہے۔ اسی لیے ہماری پارٹی نے Chief Justice Supreme Court کو request کی کہ suo moto notice لیں اور سپریم کورٹ کی نگرانی میں اس پورے معاملے کی inquiry کی جائے اور under the Constitution, under Article 245, the provincial government having failed, we had to request the armed forces to take law and order situation in their hands یہ ایک constitutional means ہے کہ جس سے عوام کو protection مل سکے اور اس لیے ہم نے اس کو مانگا کہ کراچی کے دکھی عوام، کراچی کے پسے ہوئے عوام کو relief ملے، کراچی پر جو ظلم ہو رہے ہیں جس پر کوئی action نہیں لیا گیا، ان کو کوئی protection دینے کے لیے ہم مجبور ہوگئے اور ہم نے

مجبور ہو کر request کی اور کراچی کے عوام کے لیے ان کی حفاظت اور protection کے لیے آئین کے اندر رہ کر ہم نے یہ request کی۔

کراچی کی situation کو سمجھنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم بہت ہی عقل مندی اور دانشمندی سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ۸ محرم، ۹ محرم اور عاشورے والے روز bomb blast اس کے بعد لوٹنا اور آگ لگانا، اس کے چار دن بعد بم کا پھٹ جانا جبکہ وہ خود کش بمبار belt باندھ رہا تھا، یہ مذہبی انتہاپسندی کی کھلی اور دیکھی ہوئی سازش کراچی کے خلاف ہے اور یہ بہت دیر سے ہو رہی ہے۔ ہم ایک، ڈیڑھ سال سے کہہ رہے ہیں کہ طالبان کراچی میں آگئے ہیں اور طالبنائزیشن سے کراچی میں بہت خطرہ ہے۔ بہت سارے لوگ پکڑے گئے ہیں، بہت سارے gangs پکڑے گئے ہیں، ان سے بم نکلے ہیں، ان سے خود کش belts نکلی ہیں اور ان کی ساری کی ساری background بھی پولیس اور law enforcing agencies کو پتا لگ گئی ہے مگر unfortunately پھر بھی کراچی میں یہ واقعہ ہوا۔ میں جب بھی بات کرتا ہوں تو personal experience سے بات کرتا ہوں۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں اور جب سے چلنا شروع کیا ہے میں خود اس procession میں حصہ لیتا ہوں اور اور دس محرم کو بھی میں وہاں موجود تھا۔ اس وقت میں KMC building تک پہنچا تھا۔ میں ہمیشہ جلوس کے ساتھ جاتا ہوں اور جاتا رہوں گا اور ہم نے اس کو اپنی منزل پر بھی اس لیے پہنچایا۔ عزہ داروں نے تو اپنی عزہ داری جاری رکھی اور آگے لے کر گئے۔ یہ واقعہ جو ہوا ہے یہ بالکل well planned ہوا ہے اور یہ television cameras پر record ہوا ہے اس پر بھی ابھی تک کوئی action نہیں ہوا، کوئی توجہ نہیں ہوئی۔

اس مذہبی انتہاپسندی کے علاوہ لیاری کا gang warfare ہے۔ دس سال سے آپ کسی بھی اخبار کو نکال کر دیکھ لیں، کسی بھی کراچی والے سے پوچھ لیں وہاں پر gang warfare ہے۔ ان کا gang warfare چلتا رہتا ہے کبھی پولیس پر فائرنگ ہوتی ہے کبھی رینجرز پر ہوتی ہے اور اس علاقے میں gangs کو protection دی گئی ہے اور ہمیشہ سے protection مل رہی ہے اور ابھی بھی مل رہی ہے۔ اور یہ جو واقعات ہوئے ہیں ان کو ethnic violence بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کراچی کی کوئی ethnic fight نہیں ہے، آپس میں کوئی political جھگڑا نہیں ہے۔ ہم coalition partners ہیں۔ ہمارے coalition partners Pakistan Peoples Party, Muttahida Qaumi Movement and ANP ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم coalition partners میں

lowest level تک امن کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور بہت عرصے سے ہماری کمیٹیاں مل جل کر کام کر رہی ہیں اور بڑا امن قائم کر رہی ہیں۔ اب ان واقعات میں جو inaction of Police ہے اس پر ہم نے بہت دفعہ صوبائی اور وفاقی حکومت کو آگاہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ land grabbing کراچی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، میرا مطلب ہے کہ the richest amount of money and the most money making چیز جو کراچی میں ہے وہ land grabbing ہے۔ اس کے بعد آپ کی drugs trade ہے جو کہ وہاں پر flourish کر رہی ہے۔۔۔۔

(اس مرحلے پر نماز ظہر کی اذان کی آواز آئی)

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب۔ ذرا وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر (کرنل ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ جناب چیئرمین! یہ land mafia ہے، drug mafia ہے، arms mafia اور other criminal gangs ہیں، ان کا آپ کو پتا ہے کہ یہ کراچی میں flourish کرتے ہیں جیسے ہر metropolitan cities in the world میں یہ flourish کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے بھی criminals ہیں، کوئی بھی ہو، کسی بھی پارٹی کا ہو اس کو criminal treat کیا جائے اور اس کو immediately arrest کیا جائے اور اس پر قانونی action لیا جائے۔ Rangers کو special powers دی گئی ہیں، یہ بھی ایک extra constitutional چیز ہے جو دی جاتی ہے۔ اگر یہ powers Rangers کو دی گئی ہیں تو ہم یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان کو criminals کے خلاف use کریں۔ جو criminals پولیس اور Rangers پر firing کر رہے ہیں، ہمارے کارکنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ اس مہینے میں متحدہ قومی موومنٹ کے alone 83 workers target killing میں مارے گئے ہیں۔ آپ اس پر action لیں اور criminals کو پکڑیں۔ اس پر provincial government بھی action لے اور Federal Government کو بھی اس پر نظر رکھنی ہے اور اپنی طرف سے interference کرنی ہے۔ کراچی کے عوام نے یہ دکھا دیا ہے کہ وہ باشعور ہیں اور بہت سمجھدار ہیں۔ عوام ان سب سازشوں کو سمجھتے ہیں۔ ہم نے اس کو sectarian riots میں تبدیل نہیں ہونے دیا۔ جتنے بھی شیعہ علماء اور سنی علماء ہیں میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے عاشورہ والے روز ایک گھنٹے کے اندر اندر لوگوں کو ٹھنڈا کیا، متحدہ قومی موومنٹ، پیپلز پارٹی اور ANP کی leaderships جو کہ stakeholders ہیں ان لوگوں نے بہت ہی اچھا کام کیا، اپنے اپنے لوگوں کو روکا اور اپنے اپنے

لوگوں کو سمجھایا۔ یہ بہت اچھی بات ہے ، کوشش کر کے ہمیں ان کو sectarian نہیں ہونے دینا ، political نہیں ہونے دینا اور ethnic نہیں ہونے دینا ۔ کراچی میں ہر قوم بستی ہے ، ہر قوم flourish کرتی ہے۔ کراچی میں ساری political parties ہیں اور وہ وہاں function کرتی ہیں۔ کراچی کی عوام اگر متحدہ قومی موومنٹ کو منتخب کرتی ہے تو وہ اس کی مہربانی ہے۔ وہ اس لیے elect کرتی ہے کہ ہم ان کی خدمت اور کام کرتے ہیں۔ اگر MNAs, MPAs 90% اور ناظم متحدہ قومی موومنٹ سے ہیں پھر ہم کراچی کو represent کرتے ہیں ، ہم کوشش کرتے ہیں کہ عوام کو ہر وقت protect بھی کریں۔ ہم اسی لیے صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کو اپیل کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ criminal patronage کسی کی بھی نہیں ہونی چاہیے، بے انصافی کسی کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے۔ جب کراچی سے کسی کی بھی لاش جاتی ہے تو ہمیں دکھ ہوتا ہے کیونکہ ہمارے لوگوں نے زیادہ ووٹ دیے ہوئے ہیں تو ہم اپنی responsibility کو زیادہ سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہاں پر امن ہو اور سب flourish کریں۔ یہ غریبوں کا ملک ہے ، یہ غریبوں کا شہر ہے اور غریبوں کو روزگار دیتا ہے، پاکستان کو revenue 70% دیتا ہے۔ یہ جو طالبان ہیں، انتہا پسند اور criminals ہیں یہ کراچی کو control کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت، صوبائی حکومت اور law enforcing agencies نے اس پر action نہ لیا تو بہت برا ہو گا۔ یہ عوام کی پکار ہے۔ ہم عوام کے خدمتگار ہیں۔ ہم وہ کہتے ہیں جو عوام کی آواز ہے۔ کراچی میں چاہے پختون ہو، سندھی ہو، پنجابی ہو یا اردو بولنے والا ہو سب کی equal protection ہونی چاہیے۔ کراچی سب کا ہے۔ کراچی میں سب رہتے ہیں اور سب کا حق ہے کہ ان کے ساتھ انصاف ہو اور ایک ہی طرح کا سلوک کیا جائے۔ ہمارے ساتھ کوئی بے انصافی نہ کی جائے ، سیاست نہ کھیلی جائے اور وہاں پر اس کو ethnic and sectarian رنگ نہ دیا جائے کیونکہ اگر کراچی disturb ہو گا تو پھر پورا پاکستان disturb ہو گا اور اگر کراچی flourish کرے گا تو پورا پاکستان flourish کرے گا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو issue raise کیا گیا ہے وہ بحیثیت قوم میرے لیے ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے انتہائی خلوص سے یہ بات رکھتا ہوں کہ اس وقت مجموعی طور پر ملک میں جو مشکلات ہیں ، خاص طور پر بلوچ قوم پر جو ظلم و جبر کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں یہ ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے ۔ جناب چیئرمین!

بلوچ کی تاریخ گواہ ہے کہ جہاں کہیں پر وہ گیا ہے وہاں رچ کر بسا ہوا ہے۔ آج اگر سندھ میں بلوچ آباد ہے تو وہ سندھ کے ہیں، سندھ کے لیے سوچتے ہیں، سندھ کے لیے قربانی دیتے ہیں۔ آج جو پنجاب میں بلوچ آباد ہے وہ پنجاب کے بارے میں سوچ رہے ہیں لیکن بد قسمتی سے کراچی جو مائی کولاچی ہے، تاریخی طور پر تالپور dynasty کا رہا ہے۔ آج ملیر اور لیاری میں جو لوگ رہ رہے ہیں وہ قارون وسطی کی زندگی گزار رہے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر کہ اگر ان کے پاس پانی اور تعلیم نہیں ہے، وہ بے روزگار ہیں لیکن آج ان پر ایک دفعہ پھر drugs and drinks کے نام پر ان کو مارا جا رہا ہے۔ میں ایک بات بڑی واضح طور پر اپنے دوستوں کی خدمت میں کہنا چاہتے ہوں کہ کیا دھوبی گھاٹ کے وہ بچے جو اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے وہ gang war کے طرح کے تھے؟ کیا وہ نوجوان جو سڑکوں پر کھیل رہے تھے ان کو جو مارا گیا ہے وہ gang war کی طرح کے تھے؟ گینگ کون ہیں، میں بھی جانتا ہوں، سندھ کی جو اتحادی جماعتیں ہیں وہ بھی جانتے ہیں اور مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کہتے ہیں land mafia, who is land mafia? گٹر باغیچہ سے یہ مسئلہ شروع ہوا، گٹر باغیچہ کس کا ہے؟ اس کے قرب وجوار میں کون رہتے ہیں؟ وہ کن کی تفریح گاہ ہے؟ اس کو کس نے لینے کی کوشش کی؟ یہ سب ہم جانتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کی انتہائی ذمہ داری ہے کہ وہ کراچی میں لیاری اور ملیر کے بلوچوں کا تحفظ کرے کیونکہ وہ ان کے لیے مر رہے ہیں۔ جب لیاری کے نوجوانوں کی لاش کی اسے ضرورت ہوتی ہے، ان کو ان کے ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اپنا سینہ ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ آج جوان کا قتل عام ہو رہا ہے، ان کو مارا جا رہا ہے، مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا وزیر داخلہ بیٹھ کر یہ کہتا ہے کہ it is a gang war. میں آپ کے توسط سے، پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت سے، ایم کیو ایم کی قیادت سے، میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ چیزوں کو اس طرح نہ لیں کیوں ہم اس وقت مشکلات سے گزر رہے ہیں۔ ایک طرف ملیر کی آبادی کو eliminate کیا جا رہے ہے، دوسری طرف لیاری کی آبادی کو eliminate کیا جا رہا ہے۔ کیا لیاری اور ملیر والے صدیوں سے وہاں نہیں رہ رہے ہیں؟ میں آپ کی توسط سے پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ مارے گئے ہیں، آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک commission بنائیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک commission بنا دے otherwise یہاں پر لوگ اسی طرح لاوارث مرتے رہے تو مجموعی طور پر اس کے اثرات اچھے نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین! آج sectarianism کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے یا وہاں پر لوگوں کو gang war کے نام پر مارا جا رہا ہے، یہ ایک لمبی سازش ہے، وہ اس سسٹم کو derail کر رہے ہیں، اگر آپ نے اس سسٹم کو بچانا ہے تو چیزوں کو صحیح معنوں میں in order کرنا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کا اس وقت جو عام بلوچ ہے، جو صدیوں سے رہ رہا ہے وہ برباد ہے۔ وہاں کی جو ضلعی حکومت ہے وہ لیاری کو اس لیے develop نہیں کرتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ پیپلز پارٹی کے voters ہیں۔ جب پیپلز پارٹی آجاتی ہے تو وہ اس کو develop نہیں کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اس کو اسی طرح رہنے دو۔ جناب چیئرمین! میں وہاں کے بلوچوں کے قتل عام پر سخت احتجاج کرتا ہوں اور میں احتجاجاً token walk out کرتا ہوں۔

(At this stage he walked out.)

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ آج کراچی کے حالات پر بحث ہو رہی ہے۔ کراچی کے حالات جتنے آج خراب ہیں اور جتنا اسلحہ کراچی کے اندر اس وقت موجود ہے میرے خیال میں ملک کے کسی حصے میں اتنا اسلحہ نہیں ہے۔ بد قسمتی سے political parties بھی بات تو کرتی ہیں کہ land mafia ہے، drug mafia ہے اور دہشتگردی ہے۔ یہاں پر ایک بات جو طالبان کی کی جاتی ہے تو جناب! اگر پگڑی والا، داڑھی والا دہشت گرد ہے تو وہ دہشت گرد ہے اور اگر پینٹ والا ہے تو وہ بھی دہشت گرد ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دہشت گرد، دہشت گرد ہوتا ہے۔ اس کا تعلق نہ تو طالب علم سے ہوتا ہے اور نہ معاشرے کے کسی اور گروہ سے ہوتا ہے۔ اب یہاں پر پتہ نہیں کہ ہماری حکومت کی کیا کمزوریاں ہیں کہ وہ مصلحت سے کام لیتے ہیں۔ جب ایک Investigation Committee بنی تھی، جس میں ISI, FIA, IB اور سپیشل برانچ والے شامل تھے۔ جب واقعات ہوتے تھے تو لوگوں کی interrogation کرتے تھے تو یہ پتہ چلتا تھا کہ کون اس میں ملوث ہیں۔ لیکن ان اداروں کو کام سے روک دیا گیا۔ جب حکومت پر کسی پارٹی کی طرف سے پریشر آتا ہے تو وہ سارے کام چھوڑ دیتے ہیں۔ اب اس کے لئے ہمیں اپنے نیت اعمال کو ٹھیک کرنا ہوگا اور جو بات ہم زبان سے کرتے ہیں اس کو عملی جامہ پہنانا ہوگا۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ کراچی ٹریڈ سٹی ہے تو اس کو ٹریڈ سٹی ہی رہنے دیا جائے۔ اس میں اسلحہ کے بھرمار نہیں ہونا چاہیے۔ وہاں پر کسی کے پاس چاقو بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ہم فوج کی بات کرتے ہیں تو یہ موجودہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اپنے اتحادیوں اور اس سے باہر بھی جو پارٹیاں وہاں موجود ہیں اور

یہ سمجھتی ہے کہ ان سب کا اس میں involvement ہے اور میں کہتا ہوں کہ "ہے"۔ اگر ڈرگ مافیا ہے تو اس کو بھی کسی نہ کسی پولیٹیکل پارٹی کی support ہے۔ اگر لینڈ مافیا ہے تو اس کو بھی کسی نہ کسی کی support ہے۔ اگر دہشت گرد ہیں تو ان کو بھی کسی نہ کسی کی support ہے۔ پہلے تو ہم یہ relax کریں کہ کیا یہ support ہم نے withdraw کرنا ہے دہشت گردوں سے کہ نہیں۔ اگر ہم withdraw نہیں کریں گے تو میرے خیال میں کراچی میں امن قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ کراچی کو برباد کرنا میرے خیال میں پورے ملک کو برباد کرنا ہے اس لئے کہ economy وہاں سے آتی ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ کراچی میں فسادات کو لسانی یا مذہبی رنگ نہ دیا جائے اور as a whole اجازت دیں سیاسی پارٹیاں اور حکومت اس پر عمل کریں کہ وہاں سے اسلحہ، لائسنس کا ہو یا بغیر لائسنس کا ہو سب اسلحہ کو وہاں سے نکال دیا جائے تب وہاں ممکن ہے کہ امن آجائے۔ اگر ہم مصالحت سے کام لیتے ہیں۔ کہیں ایک گروپ سے یا کہیں ایک جگہ سے حکومت پر پریشر آجاتا ہے اور حکومت پھر بیٹھ جاتی ہے تو میرے خیال میں یہ مسئلہ بڑھتا جائے گا یہ کم نہیں ہوگا۔ اس لئے اس وقت جو وہاں پر target killings ہیں بلوچوں کے بھی ہو رہی ہیں، اردو بولنے والوں کے بھی ہو رہی ہیں اور پشتونوں کے بھی ہو رہی ہیں۔ اب عجیب سا مسئلہ ہے اور ہر ایک کہتا ہے کہ ہمارے target killings ہو رہے ہیں۔ یہ کون کر رہا ہے؟ کیا یہ سب کو پتا نہیں کہ کون کر رہا ہے۔ پتا ہے۔ اس کے باوجود وہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کیوں کہ ہماری بھی وہاں پارٹی ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ وہاں پر بلاامتیاز آپریشن کیا جائے۔ یہ مجرم لوگ جس پارٹی کے بھی ہیں، جس سیاسی پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہیں، اگر وہ دہشت گرد ہیں، اگر وہ ڈرگ مافیا ہیں، اگر وہ لینڈ مافیا ہیں اور اگر وہ ڈکیتی کرتے ہیں یا ہائی جیکنگ کرتے ہیں تو ان کے خلاف action لیا جائے اور وہاں پر سرکاری ادارے کو free hand دیا جائے۔ ہم رینجرز کو تو اختیارات دے دیتے ہیں لیکن پھر واپس withdraw کر دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ پولیس کے وہ لوگ جنہوں نے ان لوگوں کو گرفتار کیا تھا۔ ان سب پولیس والوں کو وہاں پر target killings کے ذریعے مار دیا گیا۔ آپ کے پولیس والے وہاں پر ڈرتے ہیں۔ کوئی کسی کو ہاتھ تک لگانے نہیں دیتے۔ اس کی عین وجہ یہی ہے کہ پھر ان پولیس افسران کو target کیا جاتا ہے اور ان کو مارا جاتا ہے۔ تب کراچی کے حالات کنٹرول میں ہیں اور کراچی کنٹرول ہو سکتا ہے اور وہاں پر ترقی ہو سکتی ہے لیکن ہمیں اپنی نیتوں کو صاف کرنا ہوگا تمام سیاسی پارٹیوں سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ ہمیں حکومت کو اور اداروں کو free hand دینا ہوگا۔ اگر free hand آپ

نہیں دیں گے تو پھر یہ واقعات ہوتے رہیں گے اور ہم مگرمچھ کے آنسو بہاتے رہیں گے۔ جہاں پر عاشورہ میں بم بلاسٹ ہوا تو اس کے بدلے میں دکانوں کو جلایا گیا۔ اب وزیر داخلہ صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ وہ کراچی میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ آکر جواب دیں کہ اس کا کیا ہوا؟ ان لوگوں کے خلاف کیا action لیا گیا؟ آپ آکر اس ہاؤس کو تو کم از کم بتا دیں۔ اس میں کون لوگ ملوث تھے اور ان کے پیچھے جو قوتیں تھیں وہ کون تھیں؟ یہ کونسی قوتیں تھیں کہ وہ ان لوگوں کو اجازت دیں کہ آپ دکانیں جلا دیں اور مارکیٹیں جلادیں۔ وزیر داخلہ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ وہاں پر جا کر صلح نامے کرائیں۔ وہاں جہاں بیٹھ کر صلح نامے کراتے ہیں اور مصالحت سے کام لیتے ہیں۔ ہمارے لیڈرز کہتے ہیں کہ مصالحت اور بے غیرتی میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ہم بے غیرتی کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ مصالحت نہیں ہے۔ ہم پر جتنا پریشر آئے گا لوگ مارتے جائیں گے اور ہم یہی بات کریں گے۔ پھر مصالحت پر چلے جاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ نہ ڈرے۔ عوام نے ووٹ اس لئے نہیں دیا کہ لوگ مرتے جائیں۔ حکومت نہ ڈرے اور action لے اور ان لوگوں کو free hand دے دیں، ان اداروں کو جنہوں نے وہاں پر صفائی کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بتاؤں کہ جب تک ہم نے وہاں پر آپریشن نہیں کیا، وہاں سے اسلحہ نہیں اٹھایا تو کراچی میں امن قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سب پارٹیاں جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کراچی میں بیٹھے ہیں۔ ہم اداروں کو یہ free hand نہیں دیں گے۔ ان کے اوپر قدغن لگائیں گے اور ان کو pressurize کریں گے تو وہ مصالحت سے کام لیں گے تو کراچی کا امن برباد ہوگا اور اس کو کوئی ٹھیک نہیں کر سکے گا۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ جو کراچی میں محرم کے دوران واقعہ ہوا تو یقیناً یہ افسوسناک واقعہ ہے۔ میں اس میں سمجھتا ہوں کہ جو مجرم ہیں اور وہاں پر حالات خراب کرنے کے لئے جو عناصر ہیں ان کے لئے کوئی خاص انکوائری ہونی چاہیے اور ان کو بے نقاب کیا جائے کہ وہاں پر اتنے انتظامات کے باوجود بھی یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک جلوس کے اندر وہ کس طرح گھس گئے اور وہاں پر جو خود کش حملہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کے لئے اور وہاں پر جو ایجنسیز ہیں یا وہاں پر جو انتظامیہ ہے تو ان کے لئے ایک المیہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو پوچھنا اور اس کے لئے ان کی انکوائری انتہائی ضروری ہے۔اس کے بعد جو مختلف علاقوں میں اس واقعہ کے بعد

حالات خراب ہیں اور وہاں پر امن و امان کی جو صورتحال ہے وہ انتہائی خراب ہے اور لوگوں کا روز بروز قتل عام ہوتا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو دو بڑی جماعتیں ہیں وہ اگر چاہیں کہ کراچی کے حالات صحیح ہوں اور وہ آپس میں مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کراچی کے حالات کو ہم نے اچھا کرنا ہے اور امن و امان کو برقرار رکھنا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہوگی کہ کراچی کے حالات خراب ہوں لیکن اگر یہ دو بڑی جماعتیں سیاست نہ کریں اور سیاسی مقاصد کو چھوڑ کر اپنے باقی پروگرام سے ہٹ کر وہ کراچی کے عام غریب عوام کو دیکھا جائے تو اس وقت پھر یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کراچی کے حالات کو بہتر بنانا ہیں۔ جہاں لیاری اور ملیر میں یا دوسرے علاقوں میں جو بلوچی رہتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کا رابطہ رشتے کے حوالے سے بھی بلوچستان سے ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ کراچی کے وہ علاقے جو develop نہیں ہوئے تھے اس وقت بھی یہ بلوچ بے چارے رہتے تھے۔ کراچی کے بنانے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا لیکن ان کے ساتھ جو رویہ اپنایا جا رہا ہے اور وہ صرف یہ ہے کہ وہاں سیاسی طور پر اگر آپ کسی کو کہیں گے کہ یہ لینڈ مافیا ہے یا ڈرگ مافیا ہے، یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اچھی بات نہیں ہے جب تک کہ آپ صحیح انکوائری نہیں کریں گے اس بات کی۔ کسی کو blame کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ جو موجودہ حالات لیاری میں ہیں اور لیاری کے حالات کو ایک منصوبے کے تحت خراب کیا جا رہا ہے۔ رحمٰن ملک صاحب نے کل جو مداخلت کی اور رات کے اندھیرے میں تقریباً تین بجے رینجرز نے وہاں پر جو بلوچوں کے خلاف action لیا۔ جو لینڈ مافیا یا ڈرگ مافیا ہیں ہم ان کی حمایت نہیں کرتے۔ چاہے بلوچ ہوں، چاہے اردو بولنے والے ہوں۔ اس کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں کہ بلوچوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ اردو بولنے والوں کو ماریں۔ ان کا کراچی میں رہنے کا حق ہے لیکن یہ بھی نہیں ہے کہ اگر آپ لینڈ مافیا یا ڈرگ مافیا کا بہانہ کر کے، وہاں کے حالات کو خراب کر کے، کوئی عورت اگر راستے میں جا رہی ہے اس کو ماریں، کوئی بے گناہ کسی ہوٹل میں بیٹھا ہوا ہے اس کو قتل کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ رحمان ملک صاحب نے رینجرز کو جو اختیارات دیئے ہیں، انہوں نے اس علاقے میں بہت ظلم کیا۔ انہوں نے بغیر دیکھے چادر اور چار دیواری کا بھی خیال نہیں رکھا۔ انہوں نے گھروں میں گھس کر عورتوں کو نکالا، ان کو مارا، بچوں کو مارا یہ حالات قابل برداشت نہیں ہے۔

جناب والا! اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ پورے بلوچستان کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ کراچی کے آگے لسبیلہ ہے، آگے مکران ہے، آگے خضدار اور قلات ہے۔ وہ سب لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ زیادتی ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ اس کے لیے سپریم کورٹ کی سربراہی میں غیر جانبدار

کمیشن تشکیل دیا جائے اور اس کی صحیح انکوائری ہو۔ اس میں جو بھی ملوث ہوں، چاہے بلوچ، چاہے اردو بولنے والے ہم ایک کی بات نہیں کرتے، ہم کہتے ہیں کہ سب کے خلاف کارروائی ہواور آئندہ کے لیے اس علاقے کو امن کا گھوارہ علاقہ بنایا جائے۔ اس میں نسل، فرقہ واریت اور قومیت کو ہوا نہ دی جائے۔ اگر ایک پارٹی کے pressure پر، اس وقت اگر پیپلز پارٹی مجبور ہو کر، وہاں حالات کو خراب کرنا چاہتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اچھی بات نہیں ہے۔

(اس موقع پر سینیٹر محمد اسماعیل بلیدی نے علامتی واک آؤٹ کیا)

جناب والا! رحمان ملک صاحب کا رات کے وقت جو ایکشن ہے۔ جو لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا میں احتجاجاً، ڈاکٹر مالک صاحب نے جو ٹوکن واک آوٹ کیا، میں بھی ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مسز سیمیں صدیقی۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں کراچی کے واقعات پر روشنی ڈالنا چاہتی ہوں۔ جناب والا! محرم کے دوران کراچی میں جو واقعات ہوئے اس پر مجھے انتہائی دکھ افسوس اور غم ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ہماری سندھ حکومت اور انتظامیہ کی نااہلی بھی شامل ہے جس کی وجہ سے یہ واقعات ہوئے۔ جناب والا! جب اتنی سیکورٹی تھی اور اتنی چیکنگ کی گئی تھی تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ انہیں چاہیے تھا کہ راستے میں جتنی دکانیں اور جتنی چیزیں ملتی تھیں ہر ایک کو چیک کیا جاتا۔ یہاں پر ہماری جب گاڑی آتی ہے تو اس کے گرد کتا بھی گھومتا ہے۔ میں اعتراض کے لیے یہ بات نہیں کر رہی لیکن جہاں پر letter box لگے ہوئے ہوں اور جہاں پر دوسری قسم کی تنصیبات ہوں تو ان کو بھی چیک کرنا لازمی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں پر ایک گرین بکس تھا جس میں پھٹے ہوئے قرآن کے اوراق ڈالے جاتے تھے اور اس میں یہ بم پلانٹ کیا گیا تھا اور وہیں سے دھماکہ ہوا تھا۔ جناب والا! جب سیکورٹی چیکنگ ہو رہی تھی تو اتنی بڑی چیز کیسے نظرانداز کی گئی۔ دوسری چیز میں سمجھتی ہوں کہ پولیس اور انتظامیہ بالکل بے بس تھی کہ اتنی تباہی جو بولٹن مارکیٹ میں ہوئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ہمیں فائر کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر ہم یہ کام کرتے تو پورے پاکستان میں اس کی آگ پھیل جاتی۔ چلیں ٹھیک ہے مانا آپ کی اپنی حکمت عملی تھی لیکن کم از کم یہ تو ہو سکتا تھا کہ آپ ہوائی فائرنگ کرتے یا آپ آنسو گیس استعمال کرتے۔ آدھے سے زیادہ جلوس آگے جا چکا تھا جو پیچھے بچے کچھے لوگ تھے انہوں نے یہ کام کیا اور جو footage ہمیں ٹی وی پر دکھائی گئی۔ اس کو سی سی پی او نے deny کیا کہ یہ footage صحیح نہیں ہے۔ جناب والا! اس footage میں باقاعدہ

دکھایا گیا ہے کہ gloves بانٹے گئے ہیں، کیمیکل استعمال کیا گیا ہے تو اس وقت بھی پولیس بے بس کھڑی رہی۔ کیا اس وقت بھی پولیس کوئی کارروائی نہیں کر سکتی تھی یا اس کو آرڈرز نہیں تھے؟ نہایت افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس مسئلے پر، اتنا بڑا سانحہ ہو گیا لیکن ہمارے وزیر داخلہ سندھ کہیں بھی دکھائی نہیں دیئے اور کل تک میری اطلاع کے مطابق بھی انہوں نے اس علاقے کا دورہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب رحمان ملک صاحب دورے پر وہاں موجود تھے، وہاں پر ان کی موجودگی کہیں دکھائی نہیں دی وہ دادو میں یا کہیں اور تھے۔ اس وقت آغا سراج درانی وہاں پر کھڑے ہوئے تھے۔

جناب والا! اب میں اس بات پر آؤں گی کہ جو بھی بلڈنگز جلائی گئی وہاں پر یا تو لینڈ مافیا کا کچھ interest ہے جو چاہتے ہیں کہ پرانے جو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے کرائے کم ہیں، وہ پگڑیوں پر ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ یہ ایک دفعہ demolish ہو اور ان کی جگہ نئے پلازے تعمیر کئے جائیں۔ انہیں root out کر کے نئے لوگوں کو مہنگے داموں پر جگہ بیچی جائے، دکانیں بیچی جائیں۔ جناب والا! ایک اور بات جو سننے میں آرہی ہے کہ ایک تو تاجران اپنا سب کچھ لٹا چکے ہیں، ٹی وی پر آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ وہ سب کچھ لٹا بیٹھے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ کتنی نوٹوں کی گڈیاں جلی ہوئی نکلی ہیں۔ جناب والا! وہ بولٹن مارکیٹ میں بیٹھ کر کپڑے کا، پلاسٹک کا، دیگر چیزوں کا کاروبار کرتے ہیں وہ زبانی سودے ہوتے ہیں اور کروڑوں کا مال اٹھاتے ہیں، اپنے گوداموں میں رکھتے ہیں۔ اب نئی چیز میرے سننے میں یہ آئی ہے کہ compensation کے لیے ان سے ٹیکس ریٹرن مانگی جا رہی ہے۔ کیا یہی وقت ہے کہ آپ ان سے ٹیکس ریٹرن مانگیں اور ان کو ان ٹیکس ریٹرن کی بنیاد پر معاوضہ دیا جائے۔ یہ ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کا کوئی نیا طریقہ ہے۔ جناب والا! آپ پہلے ٹیکس کلچر تو create کیجیئے، آپ paper work تو کیجیئے۔ آپ خود کراچی کے رہنے والے ہیں، آپ جانتے ہیں کہ وہ کس طرح بیوپار کرتے ہیں۔ ان کا اس کاغذات سے کیا واسطہ، آپ پہلے اس کو ٹریننگ دیں، آپ پہلے اس کلچر کو قائم کریں پھر آپ اس سے ٹیکس ریٹرن مانگیں وہ کہاں سے آپ کو ثبوت لا کر دے گا۔ وہ تو زبانی سودے کرتے ہیں، ادھار پر وہ مال لیتے ہیں، جب بکتا ہے تو اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی حساب و کتاب نہیں ہوتا۔ ہاں یہ چیز ہو سکتی ہے کہ جن فیکٹریوں سے انہوں نے مال اٹھایا آپ ان سے معلوم کریں کہ انہوں نے کتنے کا مال اٹھایا ہے اور اس بنیاد پر آپ ان کو compensation دیں یہ میری تجویز تھی۔

جناب والا! یہاں پر لیاری کی بات ہو رہی ہے۔ مجھے بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے، مجھے انتہائی دکھ ہے کہ ہم بجائے ایک نیشن بننے کے لسانی جماعتوں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ ہم لسانیت کی بات کر

رہے ہیں - ہم بلوچوں کی بات کر رہے ہیں، بلوچ کا کوئی دشمن کراچی میں نہیں ہے۔ الحمدللہ کئی سالوں سے ساتھ رہتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہاں پر جو میرے معزز ساتھیوں نے بات کی کہ بلوچوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، بلوچوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ نہ سندھی کے ساتھ، نہ پٹھان کے ساتھ، نہ بلوچوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے - جناب والا! یہ جنگ صرف کراچی پر اپنی برتری ظاہر کرنے کی جنگ ہے۔ اس میں بہت سارے لوگ ملوث ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ کراچی میں ہر سیاسی پارٹی کو سیاست کرنے کا حق ہے۔ اس میں صرف دو چار پانچ جماعتیں نہیں ہیں، اس میں ساری قومیں وہاں پر بستی ہیں۔ جناب والا! لیاری گینگ وار کو آپ پیچھے سے جا کر دیکھیں نہ صرف بلوچ کا ذکر آیا، جو گڑ باغیچہ کا ذکر آیا، میں ناصر بلوچ کو ذاتی طور پر جانتی ہوں، وہ ایک این جی او چلا رہے تھے اور ان کی لینڈ مافیا کے خلاف جنگ تھی۔ اسی لینڈ مافیا نے انہیں اس انجام تک پہنچایا۔ رحمان ڈکیت کو سب جانتے ہیں یہ موجودہ حکومت کی سرپرستی میں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور وہ اچھے شہری بن گئے۔ ان کو بھی ختم کر دیا گیا کیونکہ لیاری کے لیے جو فنڈز دیئے گئے تھے اس کو وہ misuse نہیں ہونے دینا چاہ رہے تھے۔ لیاری میں گینگ وار کئی سالوں سے چل رہی ہے جو ارشد پپو اور رحمان ڈکیت کے درمیان چلتی رہی اور انتظامیہ کی اتنی کمزوری، چاہے کوئی بھی حکومت ہو، اس کی کمزوری تھی کہ وہ اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔ وہی جنگ آج تک چل رہی ہے۔ And I think there should be an end to that war.

جناب والا! ڈرگ مافیا میں یا لینڈ مافیا میں صرف بلوچ یا کوئی مخصوص طبقہ ملوث نہیں ہے۔ اس میں ہر قومیت کے لوگ ملوث ہیں اور ڈرگ مافیا، لینڈ مافیا کراچی کا ایک بہت پرانا مرض ہے۔ آج بھی سرکاری عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ خود زمینوں پر قبضے کرواتے ہیں اور یہی لوگ آلہ کار ہیں۔ جنہیں ہم گرفتار کر لیتے ہیں، ہمیں جو بڑی بڑی منسٹریوں میں بیٹھے ہوئے لوگ نظر آتے ہیں یہ ان کے tools ہیں۔ یہ خود حکومت میں آکر زمینوں پر قبضے کرواتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ پہلے ہم انہیں پکڑیں۔

جناب والا! رحمان ملک صاحب کراچی گئے اور انہوں نے ایک اعلان کر دیا کہ جتنے بھی illegal immigrants ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ جناب والا! آپ ان کو کیسے نکالیں گے۔ پندرہ لاکھ تو بنگالی ہیں، برما کے ہیں، بہار کے ہیں جو بہت پہلے آئے ہیں جن کے پاس ۱۷ کے ثبوت نہیں ہیں۔ آپ نے بعض لوگوں کے تو شناختی کارڈ بنا دیئے اور پیسے لے کر بنائے ہیں۔ بغیر پیسے کے بھی بنے ہیں اور جن کے نہیں بنے وہ کئی سالوں سے یہاں رہ رہے ہیں آپ ان کو کیسے الگ کریں

گے۔ آپ نے تو پولیس کے کمانے کا ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ پولیس جتنی harassment پھیلائے گی، آپ کو اس کا اندازہ نہیں ہے۔ آپ ان کو وقت دیں اور پولیس کو کہیں کہ اتنا وقت ہے، یا تو وہ اپنے آپ کو نادرا سے رجسٹر کروالیں اور اس مہلت کے بعد پھر آپ پکڑ دھکڑ شروع کریں تو کم از کم پولیس پیسے نہیں کھائے گی۔ آپ نے پولیس کے لیے رشوت کا اور عوام کو تنگ کرنے کا دروازہ کھول دیا اس میں میرا کوئی ذاتی نقصان نہیں ہے۔ یہ آپ ہی کی حکومت کی کمزوری ظاہر کرے گا اور آپ ہی کی حکومت بدنام ہوگی۔ ہمیں ایسے کام کرنے چاہیے جس سے ہم عوام کو سہولیات فراہم کریں نہ کہ ہم ان کے لیے مشکلات پیدا کریں۔ یہ جو آپ نکالنے کی بات کرتے ہیں یا تو isolate کر کے کیمپوں میں رکھ دیں یا پھر آپ انہیں اجازت دیں کہ وہ یہاں پر کام کریں۔ اس میں بہت سارے بہاری بھی ہیں، بہاری بنگالی ان کا مسئلہ ہے۔ یہ آپ کی حکومت میں کام کرتے ہیں، یہ فشریز میں کام کرتے ہیں، ان کی نسلیں یہاں پر جوان ہوئی ہیں اور ہماری غلطی ہے کہ ہم نے انہیں بارڈر سے آنے دیا۔ ہم نہ آنے دیتے اگر ہمارے بارڈر پر سختی ہوتی تو یہ صورت حال آج ہم نہ دیکھتے۔ اب جو آگئے ہیں Now they are contributing to the economy of Pakistan تو ان کے لیے الگ سوچ رکھیں یا ان کے لیے کوئی بل لے آئیں تاکہ ان کی harassment نہ ہو۔

جناب والا! لیاری میں جو واقعہ ہوا ہے میں کہتی ہوں کہ اس کے تانے بانے، میری ناچیز رائے میں بلوچستان کی علیحدگی پسندوں سے جا کر ملتے ہیں۔ ہمیں اس کو بھی اپنی نظر میں رکھنا چاہیے۔ خدارا، خدارا میری سارے سیاست دانوں سے، ساری سیاسی پارٹیوں سے درخواست ہے آپ انڈیا کو دیکھیں، وہ باہر کہیں بھی جاتے ہیں وہ ایک قوم ہیں، ہم کیا ہیں۔ ہم ایک طرف روتے ہیں کہ سندھی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، دوسری طرف روتے ہیں کہ بلوچ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ پختونوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، یہ کیا معاملہ ہے۔ پاکستان کو بنے ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ ہوگئے آپ ابھی تک صوبائیت سے نہیں نکلے، آپ ایک قوم کب بنیں گے۔ میری التجا ہے کہ خدارا آپ ایک قوم بن جائیں۔ صوبائیت سے نکلیں تب ہی پاکستان ترقی کر سکے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ملک میں موجودہ بحران اور کراچی کے مسئلے کے حوالے سے بولنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ اتنا پیچیدہ ہے کہ دس منٹ میں اس پر اطمینان بخش بات نہیں ہوسکتی لیکن میں اتنا عرض کروں گا کہ

یہاں پر ہمارے دوستوں نے اس بات پر زیادہ زور دیا کہ یہ کوئی لسانی مسئلہ نہیں ہے، لوگوں نے بڑا control کیا ہے اور بڑا شکر ہے۔ کوئی sectarian مسئلہ نہیں ہے، شکر ہے control کر لیا گیا۔ جناب والا! وہ کہتے ہیں کہ کسی نے خط لکھا اپنے کسی مسافر رشتہ دار کو اور اس میں الفاظ یہ تھے کہ بابا مر گیا باقی خیر خیریت ہے اور بھائی جان ٹی بی کا شکار ہوگیا ہے باقی خیر خیریت ہے۔ باقی سب ٹھیک ہے۔ عرض یہ ہے کہ آج جو ہمارے ملک میں ہو رہا ہے، جو کراچی میں ہوا ایک مذہبی دن کے موقعے پر، جو حضرت امام حسین کی شہادت کا دن ہے، ہم پشتون کہتے ہیں حسن حسین لیکن اس عاشورے میں بے گناہ لوگوں کو قتل کیا گیا اور زخمی کیا گیا اور اس کے بعد جناب والا! اربوں روپے کی جایئداد، املاک اور تعمیرات کو جلا دیا گیا اور اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ خیر خیریت ہے۔ کوئی sectarianism نہیں ہے، کوئی ethnicism نہیں ہے۔ پھر اسی ماحول اور اسی background میں ایک واقعہ private قسم کا ہوا اور اس کے بعد سات اور آٹھ جنوری سے لے کر کل تک روزانہ دن میں کم از کم نو لوگ شہید ہوئے۔ جیسے ہم لوگ کرکٹ کھیل رہے ہیں اور یہ ہمارا score ہے۔ یہ ایسے ہی ہو گیا۔ اب یہاں آکر پارلیمنٹ میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ تو بس ایسے ہی ہو گیا ہے۔

جناب والا! یہ بالکل شعوری طور پر ہے۔ میں رحمان ملک صاحب کی بات کے بعد زیادہ اس میں نہیں پڑوں گا کہ کوئی خارجی ہے یا نہیں۔ ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ دشمن موقعے سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر گھر میں بحران ہے تو دوسرے لوگ اس کا فائدہ ضرور اٹھائیں گے لیکن اصل بات یہ ہے، رحمان ملک صاحب نے رات کو جو کہا کہ کچھ نہیں ہے، وہاں پر land mafia ہے، gang war ہے، فلاں ہے، تو کیا آپ اس کی نشاندہی نہیں کریں گے کہ وہ کون ہے اور پھر اس پر کم از کم سب متفق ہو گئے ہیں کہ یعنی جو پارٹیاں ہیں، وہ ان کے لیے cover ہیں۔ پارٹیاں cover کا کام کر رہی ہیں۔ اب ہم حیران ہیں کہ پارٹی کے جو معنی ہیں، اس میں تو بڑا discipline ہوتا ہے۔ اگر کوئی land mafia, ہے اور وہ کوئی غلط کام کرتا ہے یا کوئی ناروا عمل کرتا ہے تو اس کی پارٹی کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کو control کرے۔ یعنی یہ جو کچھ ہوا ہے، خواہ وہ land grabbing کی شکل میں ہوا ہے، drug mafia کی شکل میں ہوا ہے یا دوسری شکل میں ہوا ہے، تو اس کی یہ آخری یعنی ultimate ذمہ داری متعلقہ پارٹی کی ہو گی۔

اگر میری پارٹی کے نام سے کوئی عمل کر رہا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں یا وہ ایسا اظہار کرتا ہے اور ایسے غیر قانونی اور غیر آئینی کام، سماجی انصاف کے

خلاف وہ کر رہا ہے تو یہ میری ذمہ داری ہے، بحیثیت سر براہ، پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی مجھے اسے دنیا کے سامنے اپنی پارٹی سے نکالنا ہوگا، اس کو علی الاعلان پارٹی سے نکالنا ہوگا کہ اس کے کسی کام سے ہمارا کوئی کام نہیں، کوئی تعلق نہیں اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اس کے معنی ہیں کہ میں شریک ہوں اس کے ساتھ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری پارٹی اس کی ذمہ دار ہے۔ یہ عمل ہو رہا ہے اور یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ جیسے ہمارے دوستوں نے کہا، خواہ وہ اردو بولنے والے ہوں، خواہ پشتو بولنے والے ہیں، خواہ بلوچ ہیں، یہ ان کا حق ہے کہ ہمارے اپنے ملک میں rule of law ہو اور اس میں پرامن رہیں اور اپنی زندگی گزاریں۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنی سیاست کے لیے violence اختیار کرے، تشدد اختیار کرے۔ اس میں یقیناً ایک دوسرے کے خلاف تشدد ہو رہا ہے اور تشدد ہوا ہے اور اب بھی یہ بد قسمتی ہے کہ آج بھی ہمارا جو مجموعی رویہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ کام ہم کریں گے، تشدد ہوگا، مختلف لسانی گروپ یا لوگوں کو نہیں چھوڑیں گے مثلاً پشتون کو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ ایک اصطلاح ہے، طالبانائزیشن، یہ کیسے ہوئی؟ کیا آپ کو معلوم نہیں۔ میں اس کو اس طرح لوں گا، ہم پشتون لوگوں کو کہاں اس کا علم تھا۔ یہ جو کچھ ہوا، یہ تو کراچی سے آیا ہے ہمارے پاس۔ ذرا ان کے اڈے دیکھیں، ان کے مرکز دیکھیں جنہوں نے انتہا پسندی سکھائی، جنہوں نے economic وسائل دیے، جنہوں نے propaganda ان کو دیا اور انہوں نے وہاں بھی کیا اور پھر ہمارے پشتون خواہ میں بھی آگئے اور پھر آپ کے سامنے ہے۔

جو لوگ extremism پر یقین کرتے ہیں، وہ جو بھی ہیں، خواہ وہ پختون ہے، خواہ وہ بلوچ ہے، سندھی ہے، پنجابی ہے، اردو بولنے والا ہے، جو بھی ہے، جو یہ انتہا پسندی کر رہا ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ اگر کوئی پختون extremism پر چلتا ہے تو اس کا انتظام ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ قانون ہے اور وہ ذمہ دار ہے کہ اسے پکڑے۔ ہم پشتون قطعی اس کی حمایت نہیں کریں گے لیکن اس کے اس طرح کے معنی نہ لیے جائیں کہ یہاں سے بھی کوئی پشتون جا رہا ہے، کوئی ریڑھی چلا رہا ہے، بلوہ ہوا یعنی عاشورہ میں لوگ شہید ہوئے اور یہاں سے سیدھے لوگ چلے وہ عاشورہ کے شریک عزہ دار تھے یا کوئی اور پلان بنائے ہوئے۔ سیدھے وہ پشتونوں کی دوکانوں میں گھسے اور انہوں نے آگ لگا دی اور انہیں جلایا اور ان کو لوٹا۔ یعنی اس طرح اگر ہم اس ملک میں رہیں گے، قانون کی حکمرانی میں رہیں گے تو قانون کی حکمرانی کا دفاع ہوگا۔ ایسا نہیں ہے کہ road پر ہمارا آدمی جا رہا ہے اور کہیں واقعہ

ہوا اور یہاں جو نزدیکی ہے اس کو دیکھا کہ یہ تو پٹھان ہے بس اس کو مارو۔ایسا نہیں ہے اس طرح بلوچ ، Urdu speaking اسی طرح سندھی ، اسی طرح پنجابی ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اب conclude کرلیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! اب میری عرض یہ ہے کہ اس مسئلے کو اس حوالے سے serious لیں میں parliamentary committee کی تجویز بھی دیتا ہوں یعنی اس طرح کوئی ایسا طریقہ نکالا جائے کہ ہم باقاعدہ اپنے دوستوں کو بتائیں کہ یہ آپ کا عزیز ہے اور وہ ہمیں بتائے کہ یہ آپ کا آدمی ہے اور اس نے یہ قتل کیا ہے اس نے یہ land mafia کا کام کیا ہے تو ہم اس کو بتا کر اس کو isolate کردیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ ، سینیٹر کلثوم صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔شکریہ جناب چیئرمین ! ملک کی انتہائی افسوس ناک صورت حال پر آپ نے debate کے لیے کہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت یہ ملک کی ضرورت ہے ، یہ قوم کی ضرورت ہے کہ یہاں کچھ ایسے حقائق ہم پارلیمنٹرین لوگوں کے سامنے لائیں۔جناب ! شہر کراچی سمندر کی طرح ایک بڑا شہر ہے ۔اس شہر میں بلوچ بھی ، پٹھان بھی ، پنجابی بھی، بنگالی بھی ، پارسی بھی ، میمن بھی اور اردو بولنے والے بھی ہیں ۔میرا خیال ہے کہ ہم کسی ایک کو بھی pin-point نہیں کرسکتے کہ کس نے کس کے ساتھ ظلم کیا ہے ۔عاشورہ کے موقعہ پر لوگ غم سے ڈوبے ہوئے اعزہ داران، شہدائے کربلا امام حسن و حسین کے غم میں ایک جلوس کی صورت میں جارہے تھے ۔ہم نے تو ان کے گھروں میں ماتم برپا کردیا ہم نے وہ شہادتیں ان کے اپنے گھروں میں کردیں۔جو کسی اور جذبے سے نکلے تھے ۔میں یہ نہیں کہتی کہ یہ لسانی یا مذہبی تھا اس میں کوئی طالبانائزیشن تھی یا یہ کوئی pre-planned تھا ۔جناب ! یہ صورت حال اس وقت پیش آئی جب ایک طرف صدر محترم خود تشریف فرما تھے اور بی بی شہید کی برسی بھی تھی اس وقت ایک بہت بڑا security plan یقیناً ترتیب دیا گیا ہوگا ۔اس میں پولیس بھی ، رینجرز بھی ، FC بھی ، اور امن کمیٹیاں بھی تھیں۔

جناب ! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان تمام کے ہوتے ہوئے اتنا بڑا افسوس ناک واقعہ ایک قوم کے لیے ، ایک انسانیت کے لیے کیا شرم ناک ، درد ناک انتہائی بھیانک نہیں ہے ؟ جناب! میں کبھی بھی یہ نہیں کہوں گی کہ اس میں کون اور کہاں involve ہے مگر جو بھی میڈیا پر آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ ہمارے لوگوں کی target killing ہورہی ہے ۔ہماری پارٹی کا نقصان ہورہا ہے اور ہمارے

لیے سازش ہو رہی ہے ۔جناب ! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ وزیر موصوف کو یہاں موجود ہونا چاہیے اور یہ چیزیں بے نقاب ہونی چاہیں کہ کون کس کے خلاف سازش کر رہا ہے ۔ بلوچ بھی ، پٹھان بھی ، اردو بولنے والا بھی ، سندھی بولنے والا بھی ، ہمارا بھائی ہے ۔وہاں پر تمام ruling parties بھی موجود تھیں ۔وزیر داخلہ آپ کے اپنے ، کون کس کے خلاف سازش کر رہا ہے ، وہاں پر خود ایم کیو ایم گورنمنٹ میں بیٹھی ہے اور بڑی مضبوط اور بڑی تگڑی پارٹی ہے ۔ ہم نے جو footage دیکھی ہے اگر وہی footage قوم کے سامنے لائی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس مسئلے کا بڑا آسان حل ہے ہمیں فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ایک bomb blast ضرور ہوا ہم نے قرآنی آیات کے تحفظ کا خیال کرتے ہوئے یہ سمجھا کہ شاید اس کی داد رسی نہ ہو سکے مگر کیا کوئی انسان تو اس کو دیکھ سکتا تھا کہ یہاں سے اتنا بڑا جلوس جا رہا ہے جس کی حفاظت ہم پر ہے ہمیں ہر چیز کو monitor کرنا چاہیے تھا ۔مگر جناب اس کے بعد جو ہوا جس طرح سے لوٹا گھسیٹا ، نوچا گیا جس طریقے سے مارا گیا ، جس طریقے سے آگ لگائی گئی ، اربوں اور کھربوں کا نقصان کیا گیا وہاں سے پوری معیشت کو ڈبو دیا گیا وہ تو ایک pre-plan تھا وہ تو میں bomb blast نہیں کہہ سکتی وہ میں نہیں کہہ سکتی کہ ایک دہشت گرد نے کیا وہاں پر تو سارے دہشت گرد موجود تھے ۔جناب میں چاہتی ہوں کہ اس کی inquiry کی جائے بلکہ یہاں پر بات ہوئی ہے کہ یہاں سے بھی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے ۔جو اس انکوائری کو دیکھے کہ یہ انکوائری کتنی fair ہے اور کس حد تک ہم ان نتائج پر پہنچے ہیں ۔

جناب ! دس محرم کے بعد آج کتنے دن گزر گئے ہیں ، قوم کے سامنے حقائق نہیں آئے ہیں ، قوم کو ابھی پتا نہیں چلا کہ وہ کون تھے ؟ قوم کو ابھی تک ہم یہ نہیں بتا سکے کہ ان بے گناہ لوگوں کو مارنے والے ، اربوں روپے کا نقصان کرنے والے ، لوٹنے والے ، لیٹرے کون ہیں ۔ان لیٹروں کو کون سامنے لائے گا ۔جناب ! ہم آپ کے ساتھ گورنمنٹ میں بیٹھے ہیں ہم لائیں گے ۔وہاں پر جو گورنمنٹ rule کر رہی ہے ۔وہ لائیں گے جو وزیر داخلہ صوبائی یا فیڈرل وزیر داخلہ یہ سامنے لائیں گے ۔ یہ تمام حقائق ہم عدالتوں پر چھوڑ دیں ۔ہم کہتے ہیں کہ تمام کام عدلیہ کرے ۔ہمارے بھی فرائض ہیں ۔ پارلیمان کے بھی فرائض ہیں کہ وہ بھی اس investigation کو دیکھے جناب ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان تمام چیزوں کو دیکھے ۔خدا کے لیے کہ آپ ان تمام پارٹیوں کے ایک ایک head کو لے لیں ، دونوں نیشنل اسمبلی اور سینیٹ سے ایک ایک پارٹی کا نمائندہ لے لیں وہ خود بھی دیکھیں اور یہ make sure کیا جائے کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد یہ inquiry report قوم کے سامنے آئے تاکہ ہمیں

ان حقائق کا پتا چلنا چاہیے اور ان دشمنوں کو بے نقاب کرنا چاہیے کہ ان کے پیچھے کون لوگ تھے کم از کم قوم کو اتنا تو معلوم ہو کہ پارلیمان نے جس حد تک کام کرنا تھا وہ انہوں نے کیا ہے شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، دیکھیئے فاروق ستار صاحب کو آخری speaker لے لیتے ہیں۔اس کو کل تک continue کریں گے اور جو deferred legislative business ہے وہ بھی لے لیتے ہیں۔فاروق ستار صاحب آپ آخری speaker ہیں۔ کل سے پھر یہ شروع کیا جائے گا۔سومرو صاحب آپ کی تقریر رہ گئی ہے۔ کل آپ کو انشا اللہ پہلے بلوالیں گے۔جی پروفیسر صاحب

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ابھی wind up کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، wind up تو نہیں کر رہے ہیں۔ Minister Interior کریں گے۔جی جی،

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan (Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs): Let me say sir, Mr. Chairman, I thank you very much.

آپ نے صبح میرے لیے جو اچھی بات کہی اس کے لئے بہت شکریہ۔ the issue is that since it is a issue pertaining to Karachi where already Interior Minister is present. I called him in the morning, I told that this issue is going to come up in the Senate for sure and he said that kindly request the Chairman Senate and the honourable members. I have already talked to Professor Sahib and two other honourable members and I have told them that tomorrow he will be here and he is the right person to wind it up otherwise all other Ministers, they have a right like ordinary member can speak they will speak but he is the one who will be here tomorrow and I will direct him that this is the sense of the House and he should come and he should wind it up.

جناب چیئرمین: ابھی کل تک کافی speakers باقی بھی ہیں۔ ڈاکٹر سومرو صاحب بھی ہیں۔ خٹک صاحب بھی ہیں۔ شاھد اللہ صاحب بھی ہیں۔چٹھہ صاحب بھی ہیں۔لشکری صاحب بھی ہیں اور صابر بلوچ صاحب نے بھی ہاتھ اٹھایا ہے آپ کا بھی ہے۔ تو کل انشاء اللہ اس کو continue کریں

گے۔ عفور حیدری صاحب ضرور every body will get a time کسی کو روکا نہیں جائے گا۔ فاروق ستار صاحب آپ دس منٹ بول لیں اور بابر صاحب آپ نے جو business defer کیا ہوا ہے اس کو لے لیتے ہیں۔ تا کہ تھوڑی سی legislative ہو جائے۔ شکریہ فاروق صاحب۔ دس منٹ میں conclude کر لیجئے۔

Every member has taken ten minutes.

ڈاکٹر فاروق ستار (وزیر برائے سمندر پار پاکستانی) : چیئرمین صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ عاشورہ والے دن جو سانحہ کراچی میں محرم کے جلوس پر دہشت گردی کے حملے کے ذریعے سے ہوا یا اس کے بعد وہاں کراچی کے کاروباری مرکز بولٹن مارکیٹ کے اطراف میں جن مارکیٹوں اور دکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ یا پھر اس کے بعد گزشتہ تین روز سے کراچی میں target killing کے جو مختلف واقعات ہو رہے ہیں، وہ سب کے سب انتہائی قابل افسوس ہی نہیں بلکہ انتہائی شرمناک بھی ہیں اور قابل مذمت بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر پورے ایوان میں کوئی تقسیم یا divide نہیں ہے اور ایک آواز ہو کر پورا ایوان اس کی سخت سے سخت ترین الفاظ میں مذمت کرے گا۔ جو شہداء ہیں لواحقین ہیں، ہمارے دل ان کے ساتھ ہیں۔ ہم ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور انہیں اپنی جانب سے اس بات کا پورا یقین دلاتے ہیں کہ اس مشکل کی گھڑی میں ہم ان کو تنہا نہیں چھوڑیں گے اور ان کے جو بھی قاتل ہیں، ان کی نشان دہی کرنے سے لے کر ان کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے یہ مختلف واقعات، جو مختلف انداز سے ہو رہے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ کراچی پاکستان کی معیشت کی شہ رگ ہے۔ کراچی، پاکستان کی تعمیر و ترقی کا انجن ہے اور اگر کراچی میں ایسے واقعات و سانحات ہو رہے ہوں تو اس کا بنیادی طور پر سب سے واضح مقصد کراچی کے امن کو تباہ کرنا ہے اور کراچی کے امن کو تباہ کر کے، کراچی کو غیر مستحکم کر کے دراصل پورے پاکستان اور حکومت کو غیر مستحکم کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم ان تمام واقعات اور سانحات کے beneficiaries کو ایک طرف نہیں رکھیں گے اور اس کے losers کو دوسری طرف نہیں رکھیں گے، اس وقت تک ہم اس سازش کے تانے بانے اور سرے کو نہیں ڈھونڈ سکتے۔ ہم اسی طرح ہواؤں میں بات کریں گے، اپنے اپنے سیاسی glasses کے ذریعے ان واقعات کو معانی پہنانے کی کوشش کریں گے۔ میں جناب چیئرمین! یہاں پر اس بحث کا ایک نیا رخ سامنے لانا چاہتا ہوں اور میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ objectively اس

ساری صورت حال کا analysis آپ کے سامنے رکھوں گا۔ میں subjective نہیں ہوں گا اور کسی ایک سیاسی جماعت کے glass سے اس ساری صورت حال کو نہیں دیکھوں گا۔ کیونکہ کراچی ہمارا واحد قومی شہر ہے۔ کراچی میں پاکستان کے ہر علاقے کے لوگ بستے ہیں۔ کراچی پورے پاکستان کا شہر ہے۔ پاکستان کے جو لوگ وہاں پر رہتے، بستے ہیں، کراچی کو تعمیر کر رہے ہیں، اس کی ترقی میں ان کا حصہ ہے۔ کراچی پر برابر کا سب کا حق ہے۔ میں یہاں بہت وضاحت کے ساتھ یہ بات رکھنا چاہتا ہوں۔ لہذا اس میں مزید کسی سیاست کی گنجائش نہیں بنتی اور point scoring کی کوئی گنجائش اصولاً نہیں بننی چاہیے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ objectively کس کو فائدہ ہو گا اور کس کو نقصان ہو گا۔ اگر ہم فائدے یا نقصان سے اس کو جوڑ سکیں۔ ہر crime کے پیچھے ایک motive ہوتا ہے۔ ہر crime کے پیچھے اس کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ اگر ہم motive کو تلاش کر لیں تو پھر crime کا ، perpetrator, crime کرنے والے کو ڈھونڈنا ہمارے لیے زیادہ مشکل کام نہیں ہو گا۔ یہاں پر یہ بات رکھنے کے بعد میں یہ کہوں گا کہ CC TV footage میں، بہت objectively اور بہت scientifically and logically یہاں پر یہ point رکھنا چاہتا ہوں کہ CC TV camera کے ذریعے چاہے bomb blast خود کش حملہ آور نے کیا ہو، چاہے وہ bomb blast کسی نصب شدہ بم اور ریموٹ کے ذریعے کیا گیا ہو، اس expertise یا اس کی اہلیت اگر ہم پاکستان میں انتہا پسندی اور مذہبی انتہا پسندی کی تاریخ کو دیکھیں تو ہم نے افغانستان میں روس کے قبضے کے وقت اپنی ریاست اور ریاستی وسائل کو امریکہ کی سی آئی اے کے مفاد کی جنگ کو روس کا قبضہ ختم کرانے کے لیے جہاد کا نام دے دیا تھا اور اس کے بعد ہم نے جو بیج بویا تھا، ہم آج کے پاکستان کے حالات کو اس وقت کے افغانستان اور اس وقت کی پالیسیوں سے الگ رکھ کر نہیں دیکھ سکتے۔ یہ ساری اہلیت کہاں سے آئے؟ ان کیمپوں میں ٹریننگ کس طرح دی گئی تھی اور وہ ٹریننگ خود کش بم حملوں سے لے کر بم نصب کر کے لوگوں کو جو بے قصور، معصوم ہیں، ان کی جانوں کا زیاں کر کے اور اس کے بعد مگر مچھ کے آنسو اس طرح بہائے جائیں اور کوشش یہ کی جائے کہ investigation کا سارا رخ، اس کی direction اس کی سمت دوسری جانب موڑ دی جائے، اصل قاتلوں کو تحفظ دے دیا جائے اور بہت نیم دلی کے ساتھ مذمت کی جائے۔ اگر مذمت کرنی ہے تو دو ٹوک الفاظ میں مذمت کی جانی چاہیے۔ یہ جو طالبانائزیشن ہوئی ہے، جب سے شمالی علاقوں میں آپریشن شدید ہوا ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ دو سالوں سے جو لوگ ملتان گئے ہیں، پشاور گئے ہیں، لاہور گئے ہیں، کیا آپ نہیں سمجھتے کہ وہ کراچی کو ایک بہترین مرکز کے طور پر استعمال کریں گے؟ مندوخیل صاحب نے یہاں پر بات صحیح کی تھی کہ سن

۱۹۸۰ کی دھائی میں کراچی کو logistics کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اس وقت وہاں پر ایسے مراکز اور ایسے supply routs قائم کیے گئے تھے جس کے ذریعے پورے افغان جہاد کو پیسہ، وسائل اور پوری دنیا کا اسلحہ فراہم کیا جاتا تھا اور ہم کسی اور کی جنگ، اپنی جنگ سمجھ کر لڑرہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنے کی ضرورت ہے اور ہمیں صحیح قاتل اور صحیح دہشت گرد کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ الزام تراشیاں، یہ blame game ہمیں کسی سراغ، کسی سرے کی طرف نہیں لے جائے گا۔ یقیناً یوم عاشور کا واقعہ فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کی بھی ایک سازش تھی۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں متحدہ قومی موومنٹ کی لیڈرشپ کو، قائد تحریک الطاف حسین کو کہ جنہوں نے ٹیلی ویژن پر، میڈیا پر آکر جس طرح دردمندی کے ساتھ علمائے حق اور شیعہ سنی عوام سے جس طرح اپیل کی اور میں یہ دعوے کے ساتھ بات کر سکتا ہوں کہ جب سے متحدہ قومی موومنٹ نے ماتمی جلوسوں، امام بارگاہوں اور اسی طرح جو مذہبی تہوار ہو، چاہے وہ بارہ ربیع الاول کا ہو، جس طرح رضاکارانہ طور پر ہم نے ایک خدمت انجام دی ہے اور ان جلوسوں، ماتمی جلوسوں، امام بارگاہوں کو protection دی ہے، اس کے نتیجے میں 1984 کے بعد سے عوامی سطح پر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ بارہ مئی کا ذکر کرنا بہت آسان ہے اور وکلاء کو جلانے کی بات کرنا بھی بہت آسان ہے لیکن ایک وکیل کا نام دیا جائے، عمارت میں لوگوں کو نذرآتش کرنا، وہ بھی بے گناہ معصوم شہری تھے، اس واقعے کی بھی جتنی مذمت کی جائے، کم ہے لیکن وکلاء کی فہرست یا ایک بھی وکیل کا نام اگر نکال کر دیا جائے تو یہ تحقیقاتی بات نہیں ہے۔ یہ بات منطق اور معقولیت کے ساتھ نہیں کی جارہی ہے، یہ صرف سیاسی نظر کے ساتھ کی جارہی ہے۔ اگر ہم یہاں پر تعصبات کو ختم کرنے کی بات کر رہے ہیں تو جو جماعتی وابستگی، گروہی وابستگی اور نظریاتی وابستگی ہے، اس کو بھی ایک طرف رکھ کر ہمیں کھل کر بات کرنی ہوگی اور ہمیں صحیح کو صحیح کہنا ہوگا، غلط کو غلط کہنا ہوگا۔ جناب چیئرمین! فائر بریگیڈ کے حوالے سے یہ بات کی گئی۔ پینتالیس کے پینتالیس فائر بریگیڈ، سارے واٹر ٹینکر، سارے bourses اس جگہ پر موجود تھے جو اس علاقے کے underground ٹینک تھے، کی services کو hire کیا گیا تھا۔ دستانے پہنے ہوئے تھے۔ لوگوں کے پاس فاسفورس تھا۔ کیمیکل تھا۔ ان کا تعلق جس گروہ، طبقے سے تھا، CC TV footage آپ کو نہ صرف ان لوگوں کی نشان دہی کرے گی، بلکہ اگر اپنے ذہن، اپنی عقل کو استعمال کریں تو یہ CC TV footage صرف اس ماتمی جلوس کو cover نہیں کر رہی ہے بلکہ وہ تو ۲۷ گھنٹے کی ریکارڈنگ کر رہی ہے۔ اگر اس شخص نے ۲۷ گھنٹوں کے اندر اس بکس میں بم نصب کیا ہوگا تو ۲۷ گھنٹوں کی

footage دیکھ کر اس قاتل کو جو پس پردہ ہے، جس نے وہ بم وہاں پر نصب کیا ہے، اس کی نشاندہی بھی ہو سکتی ہے۔ یہ CC TV footage، یہ ہماری جو capacity and technology ہے، اس کے استعمال کے ذریعے اس قاتل، اس سازش کا سراغ لگا سکتے ہیں۔ مجھے امید اور یقین ہے کہ جناب رحمان ملک صاحب انہی خطوط پر اپنی investigations کر رہے ہوں گے۔ دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائے گا۔ یہ پتا چل جائے گا۔ ہم کہہ رہے تھے۔ شیر آرہا ہے، شیر آرہا ہے۔ کراچی کو بینک ڈکیتیوں، اغوا برائے تاوان کی وارداتوں کے ذریعے طالبانائز کیا جا رہا ہے۔ land mafia, land grabbing کے ذریعے، منشیات فروشی، drug paddlers اور اسلحہ فروشوں کے ذریعے یہ ایک nexus بنا ہے۔ پہلے مسجد تعمیر کی جاتی ہے۔ ناجائز قبضہ کر کے اس پر ایک مدرسہ بنا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد land grabbers کے ساتھ مل کر، منشیات فروشوں، land grabbers کو criminals کو یہ کھلی چھوٹ دی جاتی ہے کہ وہ وہاں پر قبضہ مافیا کی ریاستیں قائم کریں۔ آٹھ ماہ پہلے وزیر اعظم دو مرتبہ مارچ اور اپریل میں وہاں آئے تھے اور اعلیٰ سطح کے اجلاس ہوئے تھے۔ IB, ISI, MI قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں نے ایک آواز ہو کر یہ بڑے وثوق سے کہا کہ سارے crimes سارے terrorist acts ساری target killings اور یہ جو فرقہ وارانہ فسادات کی سازش ہے، یہ سیاسی اکائیوں کو آپس میں متصادم کرانا، سیاسی جماعتوں کو آپس میں لڑانا، ان کے کارکنوں کی target killing کرنا، ان تمام واقعات کے پیچھے اگر کوئی ناسور ہے، ان تمام بیماریوں کی اگر کوئی جڑ ہے تو وہ land grabbing and drug mafia ہے۔ یہ تمام ایجنسیوں نے کہا، اس کے بعد سے اب تک متحدہ قومی موومنٹ حکومت میں ایک ذمہ دار حلیف جماعت ہوتے ہوئے آٹھ ماہ سے یہ کوشش کر رہی ہے کہ جہاں جہاں یہ land grabbers, terrorists آباد ہیں، کراچی کی مختلف برانچوں سے ملک کے شمالی علاقوں میں ڈیڑھ سے دو ارب روپے کی transactions terrorist acts کو sponsor کرنے کے لیے کی جا رہی ہیں۔

جناب والا! وہاں ڈکیتیوں، منشیات فروشی، land grabbing کا پیسہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے واقعات کو sponsor کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ اگر ہم نے against terrorism جامع بھرپور national policy or strategy اختیار نہ کی، جس میں یہ جو money supply routes ہیں، ان کو disconnect نہ کیا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ کراچی جو ایک کروڑ اسی لاکھ کی آبادی والا شہر ہے، وہاں پر پہلے سے ایسے sleeper cells موجود ہیں جو ایسے لوگوں کو support کر سکتے ہیں جو اس کو مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کی آماجگاہ بنا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ وہ آپ کی

بندر گاہ ہے اور وہ بندر گاہ اگر پوری دنیا کے سمندروں کے لیے ایک چیلنج بنی تو جناب چیئرمین! اس کے بعد ہمارے پاس مگرمچھ کے آنسو بہانے کا وقت اور موقع بھی نہیں ہو گا۔ جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تعمیر نو۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر فاروق ستار: جناب چیئرمین! میں سینیٹ میں پہلی مرتبہ بات کر رہا ہوں، میرے منہ پر سپیکر کا لفظ چڑھا ہوا ہے، آپ اپنے لکھنے والوں کو کہہ دیں کہ اگر میں سپیکر بھی کہوں تو اس کو چیئرمین لکھیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب conclude کر لیجیے۔

ڈاکٹر فاروق ستار: جی میں کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! بولٹن مارکیٹ کی جو تعمیر نو ہو رہی ہے that should laid to rest, all conspiracies, quarries of *pagri* system. Land mafia, land grabber سالے land grabbers کی ایسے کی تیسی۔ ہم تو اس پگڑی سسٹم کا بھی علاج کر رہے ہیں اور ہم نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ ہم ان مالکان سے بات کر کے ان دکانداروں کو 99 سال کی lease پر انشاء اللہ مالکانہ حقوق پر یہ دکان دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگلے ہی دن وزیر اعظم صاحب نے گوادر میں ایک ارب روپے کا اعلان کیا۔ شوکت ترین صاحب نے governor house میں آکر تاجروں سے ملاقات کی، علاقے کا دورہ کیا اور وفاقی حکومت کی طرف دو ارب روپے مزید commit کیے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے پچاس کروڑ روپے commit کیے جاتے ہیں۔ پچیس کروڑ روپے کے لگ بھگ City and District Government کا جو شہری contribution fund ہے، اس میں جمع ہو گئے ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کے علاوہ کسی اور سیاسی جماعت نے اب تک اپنی طرف سے نہ تو اس سانحہ کے جو براہ راست متاثرین یا شہدا تھے، ان کے لیے کسی compensation کا اعلان کیا اور نہ ان تاجروں اور دکانداروں کے زخموں پر کوئی مرہم رکھنے کی کوشش کی۔ ہر ایک نے اس کو اپنے angle سے دیکھنے کی کوشش کی۔ مقصد یہ ہے کہ

ہم نے رکھے ہی نہیں کچے گھڑے پانی میں
بس تیرا نام لیا اور کُود پڑے پانی میں

یہ خدمت کا وقت ہے، یہ لوگوں کی دلجوئی کا وقت ہے، ان کے دلوں کو جیتنے کا وقت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم سب نے یہاں پر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد یا عمارت بنانے کی کوشش کی تو ہمارے

معاشرے میں ہم آہنگی کو اور نقصان ہو گا۔ پانچ کروڑ کے لگ بھگ انشاء اللہ تعالیٰ compensation جمع ہے اور City District and Town Governments کے سارے contractors کو کہا گیا ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر کام شروع کر دیں اور جیسے ہی یہ کام شروع ہو گا، ان کے bill آئیں گے اور اگر ان کو payment کرنی ہوئی تو وہ payment شروع ہو جائے گی۔

متحدہ قومی موومنٹ نے کبھی high powered enquiry committee سے صرف نظر نہیں کیا، رحمٰن ملک صاحب نے کہا ہے کہ مجھے کچھ دن دیں، میں سراغ لگا چکا ہوں، میں انشاء اللہ بہت جلد ان واقعات کے محرکین کو لوگوں کے سامنے لاؤں گا اور اگر میں کامیاب نہیں ہوتا، انہوں نے Cabinet میں یہ guarantee and understanding دی ہے تو پھر ایک high level judicial commission بنایا جائے اور واقعات کی تحقیقات کی جائے لیکن جناب والا! CC TV footage انتہائی اہم ہے۔ لیاری کے واقعات کی بھی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ جس کا بھی خون بہا ہے، وہ پاکستانی شہری ہے، وہ مسلمان ہے اور سب سے بڑھ کر وہ انسان ہے اور انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب کو ایک دوسرے کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالنے کی بجائے یہ جو آٹھ ماہ سے بات ہو رہی تھی۔۔۔ ایک conclusion پر پہنچ کر اعلیٰ سطح کی میٹنگوں میں یہ طے ہوا تھا، ایک عرصے سے وہاں پر ارشد پپو، غفار ذکری یہ نام سامنے ہیں، یہ بات نہیں کی جا رہی کہ پتا ہے، پتا ہے۔ رحمٰن ڈکیت کے سارے لے پالک ہیں، ایک عرصے سے ان کی فہرستیں دی جا رہی ہیں اور سیاسی جماعتوں ایم کیو ایم، پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کے درمیان یہ mechanism الحمد للہ بہت تیزی سے محلے کی سطح پر قائم ہو رہا ہے۔ ایک کے بعد ایک، ساری سازشیں ناکام بنائی جا رہی ہیں۔ محرم کی سازش ناکام بنائی گئی تو یہ لسانی فسادات کی سازش کرا دی گئی۔ سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کی target killing کر کے سیاسی جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی کا شیرازہ پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس سازش کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ Beneficiaries کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ Beneficiaries land grabbers, drug mafia اسلحہ فروش، دہشت گرد اور انتہا پسند ہیں جو اس پاکستان میں اپنی من مانی مسلط کرنا چاہتے ہیں، جو اس ملک پر اپنی عملداری مسلط کرنا چاہتے ہیں، پورے ملک کو یرغمال اور پورے ملک کی زندگی کو مفلوج کرنا چاہتے ہیں۔ اس پورے سیاسی، جمہوری نظام کو ایک مختلف انداز سے ناکام اور ناکارہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! وہ اپنی عملداری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ وہاں پر بندوق hand grenade اور خود کش جیکٹوں کی writ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پولیس اور رینجرز کی

پارٹی پر راکٹ شیل فائر کیے جا رہے ہیں۔ کل رحمٰن ملک صاحب نے خود کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ کا ایک کارکن جسے اغوا کیا گیا تھا، جب اس جگہ پر raid کی گئی تو وہاں پر تالہ لگا ہوا تھا۔ جب تالہ کھولا تو وہ دوسرے دروازے سے نکل کر بھاگ گئے۔ اس کارکن کو بازیاب کرا لیا گیا لیکن اس کے اطراف میں ایک دو مکانات جو انہی کے تھے، جب ان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے اسلحے اور منشیات کی بھاری مقدار ملی لہذا اس واقعہ کو tilt دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں نہ پیپلز پارٹی کا کوئی فائدہ ہے، نہ متحدہ قومی موومنٹ کا کوئی فائدہ ہے، نہ اے این پی کا کوئی فائدہ ہے جو وہاں کی حکومت میں ہیں لیکن یہ دیکھنا ہے کہ پھر کس کا فائدہ ہے؟ یہ جلتی پر تیل کا کام کون کرنا چاہتا ہے؟ کون اس سے اپنی کھوئی ہوئی سیاسی ساکھ کو بحال کرنا چاہتا ہے؟ جس نے انتخابات کی train miss کی تھی، کہیں اس کا کوئی پہلو تو نہیں ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرنا چاہتا ہو کہ mid term election ہوں تاکہ اس کو دوبارہ main stream میں آنے کا موقع ملے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب conclude کر لیجیے۔ .Now only two minutes

ڈاکٹر فاروق ستار: میں conclude کر رہا ہوں۔ میں لیاری، ملیر اور تمام گوٹھوں کے بلوچ بھائیوں اور بلوچ عوام کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں، وہ ہمارے پاکستانی شہری ہیں اور ہم ان کو بھی Liary gang war کے ہرکاروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آٹھ ماہ سے جو actions نہیں ہوئے، ہمیں، حکومت کو یہ اعتراف کرنا چاہیے، اس کے لیے ہمارے درمیان مسلسل، باقاعدہ صلاح مشورے کا عمل ہونا چاہیے، فہرستوں کا تبادلہ ہونا چاہیے تاکہ کسی IG, CCPO کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ اگر ہم کسی کو گرفتار کرنے جاتے ہیں تو وہاں پر political complicity کا سوال آ جاتا ہے، کوئی سیاسی گٹھ جوڑ کا سوال آ جاتا ہے۔ ہم حکومت میں ہیں، ہم meetings کریں تو ہمارے سامنے ایسی فہرستیں لائی جائیں اور ہمیں بتایا جائے کہ ہمارے اندر کالی بھیڑ کون سی ہے۔ الحمدللہ، ہم نے اپنی کالی بھیڑوں پر نظر رکھی ہوئی ہے، ایسے لوگوں پر نظر رکھی ہوئی ہے جو ہمارا لبادہ اوڑھ کر کوئی سازش یا تخریب کاری کرتا ہے تو اگلے دن وہ ہم میں نہیں ہوتا، اگلے دن وہ ہماری صفوں میں نہیں ہوتا۔ یہ وتیرہ تمام سیاسی جماعتوں کو اختیار کر کے قانون نافذ کرنے والے ریاستی اداروں کے ساتھ ایک ایسا mechanism بنانے کی ضرورت ہے۔ Chief Minister Sahib نے کل کی میٹنگ میں خود اس بات کا اعتراف کیا کہ آئندہ سے مجھے ضرورت ہے کہ میں گورنر سندھ کے ساتھ چوبیس گھنٹے روزانہ کی بنیاد پر کم از کم ایک مرتبہ ان کے ساتھ صلاح مشورہ کروں گا۔

روزانہ کی صورتحال کو monitor کروں گا، نگرانی کروں گا- خدا کی قسم اگر آٹھ ماہ پہلے ہم اس mechanism کو وہاں پر کسی طرح اختیار کرلیتے تو ہم بہت پہلے سے ایسے saboteur elements جو تخریب کاری کررہے ہیں، جو امن کو تباہ و برباد کررہے ہیں، ہم ان کی نشان دہی کرسکتے تھے۔

جناب چیئرمین! فوج اور رینجرز کو بلانے کی بات ہوئی، اس پر criticize کرنا بہت آسان ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ کی ایک سیاسی اور جمہوری جدوجہد ہے، انتخابات میں نمایاں کامیابیاں، اپنے vote bank میں مسلسل اضافہ، ہمارا ساڑھے 9فیصد popular vote bank ہے، 6, 7 فیصد ہماری جیت کے حساب سے پورے پاکستان کا ہمارا vote bank بنتا ہے۔ اس کے باوجود اس mandate سے کسی کو انکار ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ رات کو دن کہے اور دن کو رات کہے تو دنیا اس بات کو ماننے والی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ SOS call ہوتی ہے، desperate call ہوتی ہے، 245 میں power ہے، ہم حکومت کی حلیف جماعت ہیں، یہ ہماری سیاسی رائے تھی۔ ایک موقع ایسا آیا تھا کہ جہاں پر انتظامیہ اور police اپنی ذمہ داری ادا نہ کرے اور اس کے بعد سیاسی جماعتوں پر بہت آسانی سے --- یہ عذر گناہ بد تر از گناہ کے مترادف ہے۔ جناب چیئرمین! اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیے کہ Police and Rangers کو کس نے کسی کو بھی گرفتار کرنے سے روکا ہے لیکن گنتی کرنے اور خانہ پری کرنے کے لیے ایک لیاری سے بلوچ compound سے 40 بلوچوں کو پکڑلیں اور گارڈن سے 40 اردو بولنے والوں کو پکڑلیں تو اس سے ذمہ داری ادا نہیں ہو گی۔ Human intelligence کو بڑھانا ہوگا، UC اور تھانے کی سطح پر community اور citizens participation شمولیت اور شرکت کو یقینی بنانا ہوگا۔ ہم نے اسی نگرانی اور چوکیداری کے نظام سے رضاکارانہ طور پر --- یہ نظام institutionalize نہیں ہے، legitimize نہیں ہے، legalize نہیں ہے، اسے قانونی شکل دینی ہو گی، اسے قانون بنا کر ادارے کی شکل دینی ہو گی، community police ہو یا citizens police یا کم از کم citizens کی جو voluntarily participation ہو، اس کا کوئی راستہ دینا ہو گا، انہیں اعتماد دینا ہو گا اور action کرنا ہو گا۔ قاتلوں کو پکڑنا ہو گا اور آہنی ہاتھ کو اب حرکت میں آنا ہو گا۔ جناب چیئرمین! ہم وعدے کرتے رہے لیکن میرے خیال میں اب وقت آ گیا ہے کہ لوگوں کا اعتماد اسی وقت بحال ہو گا، سیاسی جماعتوں کا اعتماد اسی وقت بحال ہو گا، سیاسی کارکنوں کا اعتماد اسی وقت بحال ہو گا جب ہم صحیح جو جرائم پیشہ لوگ ہیں۔ A criminal is a

criminal, a land grabber is a land grabber, a drug peddler is a drug peddler, an arm peddler is an arm peddler.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔

جناب فاروق ستار: میں آخر میں ایک شعر پڑھوں گا اور آپ سے اجازت لے لوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جی۔

ڈاکٹر فاروق ستار: کہ:۔

دیکھنا یہ ہے کہ کون آتا ہے سایہ بن کر
دھوپ میں بیٹھ کر لوگوں کو بلایا جائے
ایک شجر ایسا محبت کا لگایا جائے
جس کا سایہ پڑوس کے آنگن میں بھی جائے

بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب! آپ کا item No. 2 and 3 ہے، اس وقت ڈاکٹر بابر صاحب نہیں تھے۔ انہوں نے اس وقت motion move تو کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب! Is it opposed?

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: In fact I will agree that it should be sent to the Constitutional Committee because it talks of the sovereignty which is covered by the Preamble of the Constitution of Pakistan and then that committee can examine it. It has to go to the Committee first and I think that committee if everybody...

Mr. Chairman: Concerned Standing Committee.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان: Concerned کر دیں۔

جناب چیئرمین: بات clear ہو گئی ہے، وسیم صاحب بیٹھ جائیں، it is very clear now.

سینیٹر وسیم سجاد: میں ذرا explain کر دوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، انہوں نے کہا ہے کہ concerned standing committee
کو refer کر دیں، ٹھیک ہے۔

Let me put the motion. I now put the motion before the House, this is with regard to the Pakistan Sovereignty Bill, 2009, I want to just remind the House as such. I now put the motion before the House.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Wasim Sajjad sahib please, move Item No. 3.

Senator Wasim Sajjad: I am grateful to the honourable Law Minister and the House for unanimously recommending this be sent to the Standing Committee concerned. So, I wish to introduce the Bill to provide certification by the President of Pakistan in order to preserve, protect and assert the sovereignty and integrity of Pakistan [The Pakistan Sovereignty Bill, 2009].

Mr. Chairman: The Bill has been introduced stands referred to the Standing Committee concerned.

Senator Wasim Sajjad: Thank you sir.

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Tuesday the 12th January, 2010 at 3.00 p.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on 12th January, 2010 at 3.00 p.m.]